ISSN: 2410-9843
مسلسل اشاعت کے 22 سال
www.muqaami.pk

MONTHLY Muqaami Hakoomat LAHORE
چیف ایڈیٹر
ڈاکٹر بلال ظفر
مینیجنگ ایڈیٹر
نعیم ثاقب
ماہنامہ
مقامی حکومت
لاہور

272 | جلد نمبر 23 | شمارہ نمبر 08 | مئی 2026ء

ستھرا پنجاب 2026

عید الاضحیٰ صفائی مہم نے پنجاب میں گڈ گورننس کی نئی تاریخ رقم کر دی۔

وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی قیادت میں شروع کیا گیا "ستھرا پنجاب" پروگرام گزشتہ دو برسوں میں صوبے کی سب سے نمایاں عوامی خدمت کی مہم بن کر سامنے آیا ہے۔

نعیم ثاقب

عید الاضحیٰ پاکستان میں صرف ایک مذہبی تہوار نہیں بلکہ انتظامی، ماحولیاتی اور شہری خدمات کے اعتبار سے ایک بڑا امتحان بھی سمجھی جاتی ہے۔ لاکھوں جانوروں کی قربانی کے نتیجے میں پیدا ہونے والا آلائشوں اور نامیاتی فضلے کا بے پناہ حجم ہر سال مقامی حکومتوں اور صفائی کے اداروں کے لیے ایک مشکل چیلنج بن جاتا ہے۔ ماضی میں عید کے تین دن اکثر شہروں اور دیہات میں گندگی، تعفن، بند نالیوں اور شہری شکایات کی علامت سمجھے جاتے تھے، مگر 2026 میں پنجاب حکومت نے "ستھرا پنجاب" پروگرام کے تحت اس روایت کو بدلنے کا دعویٰ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی قیادت میں شروع کیا گیا

"ستھرا پنجاب" پروگرام گزشتہ دو برسوں میں صوبے کی سب سے نمایاں عوامی خدمت کی مہم بن کر سامنے آیا ہے۔ عید الاضحیٰ 2026 کے دوران اس پروگرام کے تحت جو صفائی آپریشن کیا گیا، اسے نہ صرف پنجاب بلکہ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا عید صفائی آپریشن قرار دیا جا رہا ہے۔ عید سے کئی ہفتے قبل پنجاب حکومت نے تمام انتظامی، بلدیاتی اور متعلقہ اداروں کو متحرک کر دیا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے خود ویڈیو لنک اجلاسوں کے ذریعے تیاریوں کا جائزہ لیا جبکہ محکمہ بلدیات، ضلعی انتظامیہ، واسا، پولیس، پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی اور دیگر اداروں کے درمیان مربوط رابطہ نظام قائم کیا گیا۔ پہلی مرتبہ آٹھ مختلف سرکاری اداروں کو ایک ریئل ٹائم رپورٹنگ سسٹم

کے ذریعے منسلک کیا گیا تاکہ کسی بھی مسئلے پر فوری ردعمل دیا جا سکے۔ اس آپریشن کے لیے ایک لاکھ چوراسی ہزار سے زائد صفائی کارکنوں کو میدان میں اتارا گیا، جن میں مستقل اور عارضی دونوں قسم کا عملہ شامل تھا۔ ساٹھ ہزار سے زائد گاڑیاں، لوڈر، ٹریکٹر ٹرالیاں، منی ڈمپرز، رکشے اور دیگر مشینری استعمال کی گئی۔ صوبے بھر میں تقریباً چار ہزار پانچ سو فیلڈ کیمپ، تین ہزار آٹھ سو کلیکشن پوائنٹس اور تین ہزار ایک سو سے زائد ڈمپنگ سائٹس قائم کی گئیں تاکہ قربانی کے فضلے کو جلد از جلد محفوظ مقامات تک منتقل کیا جا سکے۔ عید سے قبل ہی مساجد، عیدگاہوں، قبرستانوں، بازاروں اور اہم شاہراہوں کی خصوصی صفائی مکمل کر لی گئی تھی۔ پنجاب بھر میں ہزاروں اجتماعی قربانی گاہوں کو دھو کر جراثیم کش ادویات سے صاف کیا گیا جبکہ نمازِ عید کے

اجتماعات کے لیے آنے والے راستوں کو بھی خصوصی طور پر تیار کیا گیا۔ شہریوں کی سہولت کے لیے ایک کروڑ بیس لاکھ سے زائد بایوڈیگریڈیبل بیگز تقسیم کیے گئے تاکہ قربانی کی آلائشوں کو سائنسی انداز میں جمع کیا جا سکے۔ صرف لاہور میں پندرہ لاکھ بیگز تقسیم کیے گئے۔ حکومت نے میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعے بھرپور آگاہی مہم بھی چلائی جس میں شہریوں کو سڑکوں، گلیوں اور نالوں میں فضلہ پھینکنے سے گریز کی اپیل کی گئی۔ عید الاضحیٰ 2026 کی صفائی مہم کی سب سے نمایاں خصوصیت جدید ٹیکنالوجی کا استعمال تھا۔ پہلی مرتبہ پنجاب میں ڈرون نگرانی کو صفائی آپریشن کا حصہ بنایا گیا۔ ڈرون کیمروں کے ذریعے مختلف علاقوں کی فضائی نگرانی کی گئی اور جہاں کہیں آلائشیں یا کچرا موجود پایا گیا وہاں فوری طور پر صفائی ٹیمیں روانہ کی گئیں۔ اسی طرح مصنوعی ذہانت پر مبنی "سمارٹ کلینگ سسٹم" بھی متعارف کرایا گیا۔ خصوصی کیمروں سے لیس موٹر سائیکلیں مختلف علاقوں میں گشت کرتی رہیں اور کچرے

کی موجودگی کی تصاویر مرکزی کنٹرول روم کو ارسال کرتی رہیں۔ اس نظام نے صفائی کی رفتار، نگرانی اور جوابدہی کو ایک نئی سطح پر پہنچا دیا۔ پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ شہروں میں نصب ہزاروں کیمروں کے ذریعے صفائی سرگرمیوں کی مسلسل نگرانی کی گئی جبکہ کنٹرول روم میں موصول ہونے والی شکایات پر فوری کارروائی کو یقینی بنایا گیا۔ حکومت نے اس مرتبہ صرف صفائی تک خود کو محدود نہیں رکھا بلکہ قانون نافذ کرنے کے اقدامات بھی کیے۔ وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر سڑکوں یا گلیوں میں قربانی کا فضلہ پھینکنے والوں کے لیے پچاس ہزار روپے جرمانہ مقرر کیا گیا۔ خصوصی نگرانی ٹیمیں تشکیل دی گئیں جنہوں نے غیر قانونی ڈمپنگ کی نشاندہی اور کارروائی کی۔ عید کے پہلے ہی دن صفائی آپریشن نے مقررہ اہداف سے زیادہ کارکردگی دکھائی۔ ایک لاکھ بیس ہزار ٹن سے زائد فضلہ جمع کیا گیا جبکہ ہزاروں کلومیٹر شاہراہوں اور گلیوں کی صفائی مکمل کی گئی۔ دوسرے اور تیسرے دن بھی یہی رفتار برقرار رہی اور صوبے کے ہر ضلع میں صفائی عملہ مسلسل سرگرم رہا۔ صفائی کے بعد جراثیم کش ادویات، چونے اور گلاب کے عرق کا استعمال اس مہم کا ایک منفرد پہلو تھا۔ چالیس ہزار لیٹر گلاب کا عرق، اکیس لاکھ کلوگرام چونا اور ڈیڑھ لاکھ لیٹر جراثیم کش محلول استعمال کیا گیا تاکہ نہ صرف بدبو کا خاتمہ ہو بلکہ بیماریوں کے پھیلاؤ کو بھی روکا جا سکے

کراچی کی عید الاضحیٰ صفائی مہم

میئر مرتضیٰ وہاب کے دعوے اور متضاد زمینی حقائق

جماعتِ اسلامی نے میئر کراچی کے دعوؤں کو حقائق کے منافی قرار دے دیا۔

شہریار جنجوعہ

کہنے کو تو کراچی پاکستان کا معاشی حب ہے لیکن عید الاضحیٰ کے ایام میں کراچی ایک ایسے شہر میں تبدیل ہو جاتا ہے جہاں عوام براہ راست صفائی کے ناقص نظام کے رحم و کرم پہ ہوتی ہے۔ تین کروڑ سے زائد آبادی والے اس شہر میں لاکھوں قربانی کے جانوروں کی آلائشیں، فضلہ اور کچرا چند گھنٹوں میں ایک بڑے ماحولیاتی اور صحت عامہ کے بحران کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ عید الاضحیٰ 2026 بھی اس لحاظ سے مختلف نہ تھی، تاہم اس مرتبہ صفائی مہم کے حوالے سے سرکاری دعوؤں اور عوامی مشاہدات کے درمیان واضح تضاد نے ایک نئی سیاسی اور انتظامی بحث کو جنم دیا۔ کراچی کے میئر بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے عید کے بعد صفائی مہم کو تاریخی کامیابی قرار دیا، جبکہ جماعتِ اسلامی کے امیر حافظ نعیم الرحمٰن نے ان دعوؤں کو حقائق کے منافی اور عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش قرار دیا۔ اس طرح عید کی صفائی مہم ایک انتظامی سرگرمی سے بڑھ کر سیاسی اور عوامی احتساب کا موضوع بن گئی۔ عید سے قبل سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ اور ضلعی انتظامیہ نے دعویٰ کیا تھا کہ شہر بھر میں قربانی کی آلائشیں اٹھانے کے لیے جامع منصوبہ بندی مکمل کر لی گئی ہے۔ مختلف ٹاؤنز میں درجنوں کلیکشن پوائنٹس قائم کیے گئے، ہزاروں صفائی کارکنوں اور مشینری کو متحرک کیا گیا اور شکایات کے ازالے کے لیے ہیلپ لائنز بھی فعال کی گئیں۔ حکام کے مطابق 23 ہزار سے زائد صفائی عملہ، ہزاروں گاڑیاں اور جدید نگرانی کا نظام صفائی آپریشن میں شامل تھا۔ میئر مرتضیٰ وہاب نے عید کے تینوں دن مختلف علاقوں کے دورے کیے اور بار بار یہ مؤقف اختیار کیا کہ کراچی میں صفائی کی صورتحال مکمل طور پر قابو میں ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ نے ریکارڈ مقدار میں آلائشیں اور کچرا اٹھایا اور عوام کی اکثریت کی شکایات کا بروقت ازالہ کیا گیا۔ ان کے مطابق ایک لاکھ بیالیس ہزار ٹن سے زائد فضلہ جمع کر کے ٹھکانے لگایا گیا اور شہر میں صفائی کی مجموعی صورتحال تسلی بخش رہی۔ تاہم زمینی حقائق ایک مختلف تصویر پیش کر رہے تھے۔ شہر کے متعدد علاقوں میں عید کے کئی دن بعد تک آلائشوں کے ڈھیر موجود رہے۔ لینڈھی، کورنگی، ملیر، شاہ فیصل کالونی، اورنگی ٹاؤن، بلدیہ، کیماڑی، لیاقت آباد، ناتھ کراچی، ناتھ ناظم آباد، فیڈرل بی ایریا اور سرجانی سمیت متعدد علاقوں کے رہائشیوں نے شکایت کی کہ قربانی کے جانوروں کی باقیات بروقت نہیں اٹھائی گئیں۔ شدید گرمی اور حبس کے باعث صورتحال مزید خراب ہو گئی۔ سڑکوں اور گلیوں میں پڑی آلائشوں سے اٹھنے والی بدبو نے شہریوں کی زندگی اجیرن بنائے رکھی۔ کئی علاقوں میں جانوروں کی چربی پگھل کر سڑکوں پر بہتی رہی جبکہ مکھیوں اور جراثیم کی افزائش نے صحت کے نئے خطرات پیدا کیے۔ شہریوں کا کہنا تھا کہ صفائی کا عمل مرکزی شاہراہوں تک تو محدود رہا مگر اندرونی آبادیوں اور رہائشی گلیوں کو نظر انداز کیا گیا۔ جماعتِ اسلامی کے امیر حافظ نعیم الرحمٰن نے اسی صورتحال کو بنیاد بنا کر

> "43" ارب روپے کے بجٹ کے باوجود اگر شہریوں کو صفائی کے لیے خود انتظامات کرنا پڑیں تو یہ نظام کی ناکامی ہے۔" حافظ نعیم الرحمٰن

میئر کراچی اور سندھ حکومت کے دعوؤں کو سختی سے چیلنج کیا۔ انہوں نے کہا کہ 43 ارب روپے کے سالانہ بجٹ رکھنے والا ادارہ اگر عید جیسے اہم موقع پر بھی شہر کو صاف رکھنے میں ناکام رہے تو یہ صرف نااہلی نہیں بلکہ سنگین بدانتظامی اور وسائل کے غلط استعمال کا ثبوت ہے۔ حافظ نعیم الرحمٰن کے مطابق، جماعتِ اسلامی کے زیر انتظام کئی ٹاؤنز کو اپنی مدد آپ کے تحت صفائی مہم چلانا پڑی کیونکہ سرکاری اداروں کی کارکردگی نہ ہونے کے برابر تھی۔ انہوں نے کہا کہ اگر سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ مؤثر انداز میں کام کر رہا ہوتا تو مقامی سطح پر متبادل انتظامات کی ضرورت پیش نہ آتی۔ انہوں نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ جب کراچی کے تقریباً ستر فیصد علاقوں میں پانی کی فراہمی پہلے ہی متاثر تھی تو صفائی کے ناقص انتظامات نے شہریوں کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا۔ ان کے مطابق اٹھارہ برس سے سندھ میں مسلسل حکمرانی کرنے والی جماعت اب بنیادی شہری سہولیات فراہم کرنے میں بھی ناکام نظر آتی ہے۔ جماعتِ اسلامی کراچی کے امیر منعم ظفر نے بھی میئر کراچی کی کارکردگی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ شہر کے عوام لوڈشیڈنگ، پانی کی قلت اور صفائی کے مسائل سے دوچار ہے

ماہنامہ
مقامی حکومت
لاہور

ریذیڈنٹ ایڈیٹر (کراچی)
شہریار جنجوعہ

ریذیڈنٹ ایڈیٹر (لاہور)
محمد یاسین ظفر

برائے رابطہ:

واٹس ایپ: 0300-8400373
ای میل: muqaami@hotmail.com
پوسٹ بکس 5191 ، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔54700

قیمت فی شمارہ: 50 روپے زرِ سالانہ: 1000 روپے

ایڈیٹر و پبلشر محمد بلال ظفر نے کے وائی پرنٹرز سے چھپوا کر ماڈل ٹاؤن لاہور سے شائع کیا۔

کراچی کے شہری مسائل اور بہتر نظم و نسق کی ضرورت

ڈاکٹر بلال ظفر

اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ کراچی پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، مگر اس کی موجودہ حالت اس کی اہمیت کے بالکل برعکس نظر آتی ہے۔ یہ شہر، جو کبھی روشنیوں کا شہر کہلاتا تھا، آج ناقص منصوبہ بندی، کمزور گورننس اور ادارہ جاتی بے ربطی کے باعث متعدد شہری مسائل کا شکار ہے۔ بعض سیاسی رہنما کراچی کا موازنہ نیویارک، لندن، ٹوکیو، بیجنگ اور دبئی جیسے ترقی یافتہ شہروں سے کرتے ہیں، لیکن وہ یہ حقیقت نظر انداز کر دیتے ہیں کہ ان شہروں کی کامیابی مضبوط ادارہ جاتی نظام، مؤثر منصوبہ بندی اور طویل المدتی وژن کا نتیجہ ہے۔ کراچی بھی ترقی کر سکتا ہے، مگر اس کے لیے وژن اور عملدرآمد کے درمیان موجود خلا کو ختم کرنا ہوگا۔ کراچی اس وقت تجاوزات، خستہ حال سڑکوں، پانی کی قلت، ناقص نکاسیِ آب، ٹریفک کے مسائل اور شہری سہولیات کی غیر مساوی تقسیم جیسے سنگین چیلنجز سے دوچار ہے۔ تجاوزات شہری منصوبہ بندی اور ٹریفک کے نظام کو متاثر کرتی ہیں، جبکہ بارشوں کے دوران ٹوٹی ہوئی سڑکیں عوام کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیتی ہیں۔ صاف پانی کی فراہمی کے لیے شہری ٹینکر مافیا پر انحصار کرنے پر مجبور ہیں اور ناقص سیوریج نظام صحتِ عامہ کے لیے مستقل خطرہ بن چکا ہے۔ امن و امان کی صورتحال میں اگرچہ کچھ بہتری آئی ہے، تاہم ہیوی ٹریفک سے ہونے والے حادثات اور ناکافی پبلک ٹرانسپورٹ آج بھی شہریوں کے لیے بڑا مسئلہ ہیں۔ ریڈ لائن منصوبے سمیت کئی ترقیاتی منصوبے برسوں سے زیرِ تعمیر ہیں، جس سے عوام میں مایوسی بڑھ رہی ہے۔ کراچی کا ایک بنیادی مسئلہ ادارہ جاتی پیچیدگی بھی ہے۔ مختلف ادارے شہری خدمات کے ذمہ دار ہیں، مگر ان کے درمیان مؤثر رابطے اور واضح اختیارات کا فقدان ہے۔ دنیا کے کامیاب شہروں میں ادارے مشترکہ حکمت عملی کے تحت کام کرتے ہیں، جس سے وسائل کا بہتر استعمال اور خدمات کی فراہمی ممکن ہوتی ہے۔ لاہور میں ثقافتی سرگرمیوں اور حکومتی و نجی شعبے کے بہتر تعاون نے شہر کی شناخت اور معاشی سرگرمیوں کو فروغ دیا ہے، جبکہ کراچی میں بے پناہ معاشی صلاحیت کے باوجود حکومت، کاروباری برادری اور شہریوں کے درمیان اعتماد اور ہم آہنگی کی کمی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ اسی طرح کراچی جیسے میگا سٹی کو مؤثر انداز میں چلانے کے لیے صرف میئر نہیں بلکہ ایک مضبوط، پیشہ ور اور باصلاحیت ادارہ جاتی ٹیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے متعلقہ ادارے مطلوبہ وسائل، مہارت اور افرادی قوت سے محروم ہیں، جس کے باعث پالیسیوں پر مؤثر عملدرآمد ممکن نہیں ہو پاتا۔ تعمیری تنقید کو سیاسی مخالفت سمجھنے کی روایت بھی اصلاحات کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں ماہرین اور شہریوں کی آراء کو پالیسی سازی کا حصہ بنایا جاتا ہے، جبکہ ہمارے ہاں اکثر ایسی تجاویز کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ شہری نظم و نسق کو بہتر بنانا کوئی ناممکن کام نہیں۔ روانڈا کے کیگالی، نائجیریا کے لاگوس اور گریٹر لندن اتھارٹی جیسے کامیاب ماڈلز اس بات کا ثبوت ہیں کہ واضح اختیارات، مؤثر ادارے اور طویل المدتی منصوبہ بندی بڑے شہروں کی تقدیر بدل سکتے ہیں۔ کراچی کے لیے بھی جدید میٹروپولیٹن گورننس، واضح قانون سازی اور مضبوط ادارہ جاتی ڈھانچے کی ضرورت ہے۔ کراچی کے مسائل کا حل کسی ایک ادارے یا حکومت کے بس کی بات نہیں۔ اس کے لیے وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کے درمیان مکمل ہم آہنگی، سیاسی اتفاقِ رائے، نجی شعبے اور شہریوں کی فعال شمولیت ناگزیر ہے۔ اگر واضح وژن، مؤثر قانون سازی اور ادارہ جاتی اصلاحات پر سنجیدگی سے عمل کیا جائے تو کراچی نہ صرف اپنے مسائل پر قابو پا سکتا ہے بلکہ دوبارہ خطے کے جدید، محفوظ اور ترقی یافتہ شہروں میں نمایاں مقام حاصل کر سکتا ہے۔

عیدالاضحیٰ، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ اور شہری اداروں کا امتحان

اداریہ

شہروں کی ترقی کا اندازہ صرف بلند و بالا عمارتوں، کشادہ سڑکوں یا جدید انفراسٹرکچر سے نہیں لگایا جاتا بلکہ اس کا اصل پیمانہ شہری ماحول، صفائی ستھرائی اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا مؤثر نظام ہوتا ہے۔ ایک صاف ستھرا شہر نہ صرف شہریوں کی صحت کا ضامن ہوتا ہے بلکہ یہ مقامی حکومتوں اور شہری اداروں کی کارکردگی کا بھی آئینہ دار ہوتا ہے۔ عیدالاضحیٰ ایسے مواقع میں سرفہرست ہے جب شہری اداروں کی صلاحیت، منصوبہ بندی اور انتظامی استعداد کا حقیقی امتحان ہوتا ہے۔ چند دنوں کے دوران لاکھوں جانوروں کی قربانی کے نتیجے میں پیدا ہونے والی آلائشیں، جانوروں کا فضلہ اور دیگر ٹھوس کچرا اگر بروقت اور مناسب انداز میں تلف نہ کیا جائے تو یہ نہ صرف ماحولیاتی آلودگی بلکہ صحت عامہ کے سنگین مسائل کو بھی جنم دیتا ہے۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں عیدالاضحیٰ کے دوران معمول کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ سالڈ ویسٹ پیدا ہوتا ہے۔ اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے صرف اضافی عملہ اور مشینری کافی نہیں بلکہ ایک جامع، سائنسی اور پیشگی منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں ایسے خصوصی مواقع کے لیے الگ ویسٹ مینجمنٹ پلان، عارضی کلیکشن پوائنٹس، جدید مانیٹرنگ سسٹمز اور شہری آگاہی مہمات ترتیب دی جاتی ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں اکثر توجہ صرف عید کے تین دنوں تک محدود رہتی ہے جبکہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کو ایک مستقل شہری خدمت کے طور پر کم اہمیت دی جاتی ہے۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر صفائی آپریشن دراصل مقامی حکومتوں، ویسٹ مینجمنٹ کمپنیوں، میونسپل کارپوریشنز، ضلعی انتظامیہ اور دیگر شہری اداروں کے درمیان مؤثر رابطے اور تعاون کا امتحان ہوتا ہے۔ جہاں ادارے پیشگی تیاری، واضح ذمہ داریوں اور مؤثر نگرانی کے ساتھ میدان میں اترتے ہیں وہاں نتائج بھی حوصلہ افزا ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس جہاں منصوبہ بندی کمزور ہو، وسائل ناکافی ہوں یا ادارہ جاتی ہم آہنگی کا فقدان ہو وہاں شہریوں کو بدبو، گندگی، تعفن اور ماحولیاتی آلودگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تاہم صفائی صرف سرکاری اداروں کی ذمہ داری نہیں۔ شہریوں کا کردار بھی اتنا ہی اہم ہے۔ اگر قربانی کی آلائشیں مقررہ مقامات پر نہ رکھی جائیں، ویسٹ کلیکشن کے اوقات کا خیال نہ رکھا جائے یا صفائی کے عملے کے ساتھ تعاون نہ کیا جائے تو بہترین انتظامات بھی مطلوبہ نتائج نہیں دے سکتے۔ دنیا کے کامیاب شہروں میں شہری شمولیت (Citizen Participation) کو سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا بنیادی ستون سمجھا جاتا ہے۔ عیدالاضحیٰ کے خصوصی انتظامات ہمیں یہ احساس بھی دلاتے ہیں کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ محض صفائی کا مسئلہ نہیں بلکہ شہری گورننس، صحت عامہ، ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کا اہم جزو ہے۔ پاکستان کے شہروں کو مستقبل کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کو ہنگامی یا موسمی سرگرمی کے بجائے ایک مستقل اور جدید شہری خدمت کے طور پر دیکھا جائے۔ جدید لینڈفل سائٹس، ویسٹ ٹو انرجی منصوبے، ری سائیکلنگ سسٹمز، ڈیجیٹل مانیٹرنگ اور کمیونٹی شمولیت جیسے اقدامات وقت کی اہم ضرورت ہیں۔ عیدالاضحیٰ کے صفائی آپریشنز یقیناً شہری اداروں کے لیے ایک بڑا امتحان ہوتے ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ اہم یہ ہے کہ ہم ان تجربات سے سیکھ کر سال بھر کے لیے ایک مؤثر، پائیدار اور شہری دوست سالڈ ویسٹ مینجمنٹ نظام تشکیل دیں۔ صاف شہر صرف ایک مہم کا نتیجہ نہیں ہوتے بلکہ یہ مؤثر مقامی حکومت، ذمہ دار اداروں اور باشعور شہریوں کے مشترکہ کردار سے وجود میں آتے ہیں۔ اگر ہم واقعی صاف، صحت مند اور رہنے کے قابل شہر چاہتے ہیں تو صفائی کو ایک وقتی سرگرمی نہیں بلکہ شہری تہذیب اور مقامی حکمرانی کی بنیادی ترجیح بنانا ہوگا۔

بقیہ صفحہ نمبر 1

ستھرا پنجاب 2026

تین روزہ آپریشن کے اختتام پر پنجاب حکومت نے اعلان کیا کہ مجموعی طور پر تین لاکھ چھہتر ہزار پانچ سو چالیس ٹن قربانی کا فضلہ اور دیگر کچرا ٹھکانے لگایا گیا، جو گزشتہ سال کے ریکارڈ سے بھی زیادہ تھا۔ ساٹھ ہزار گاڑیوں نے مجموعی طور پر تقریباً ساٹھ لاکھ کلومیٹر کا سفر طے کیا جبکہ چالیس ہزار سے زائد شہری شکایات کا سو فیصد ازالہ کیا گیا۔ عیدالاضحیٰ 2026 کے دوران صفائی کارکنوں کی خدمات کو عوامی سطح پر بھی غیر معمولی پذیرائی ملی۔ سوشل میڈیا پر ستھرا پنجاب اور صفائی عملے کے حق میں مہمات چلتی رہیں۔ بہت سے شہریوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ کئی دہائیوں بعد پہلی مرتبہ عید کے تینوں دنوں میں گلیاں، بازار اور رہائشی علاقے نسبتاً صاف ستھرے نظر آئے۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے صفائی مہم میں نمایاں خدمات انجام دینے والے کارکنوں کے لیے دس ہزار روپے خصوصی اعزازیہ دینے کا اعلان کیا۔ حکومت نے صفائی عملے کو "اصل ہیرو" قرار دیتے ہوئے ان کی خدمات کو عوامی سطح پر سراہا۔ پنجاب حکومت اب اس کامیابی کو آئندہ برسوں کے لیے ایک مستقل ماڈل میں تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مستقبل کے منصوبوں میں یونین کونسل سطح پر باقاعدہ قربانی مراکز کا قیام، ویسٹ ٹو ریسورس منصوبے، جدید کچرا پراسیسنگ مراکز اور ٹیکنالوجی پر مبنی نگرانی کے نظام کی مزید توسیع شامل ہیں۔ اگرچہ کسی بھی سرکاری دعوے کا حتمی امتحان عوامی اطمینان اور زمینی حقائق ہوتے ہیں، تاہم یہ حقیقت نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ عیدالاضحیٰ 2026 کے دوران پنجاب میں صفائی اور فضلہ انتظام کے حوالے سے جو انتظامی سرگرمی دیکھنے میں آئی، اس نے مقامی حکومتوں کی کارکردگی، جدید ٹیکنالوجی کے استعمال اور بین الادارہ جاتی تعاون کے حوالے سے ایک نئی مثال قائم کی ہے۔ "ستھرا پنجاب" پروگرام اب محض صفائی مہم نہیں بلکہ شہری خدمات، بلدیاتی حکمرانی اور عوامی اعتماد کی بحالی کے ایک بڑے تجربے کے طور پر سامنے آ رہا ہے۔ عیدالاضحیٰ 2026 کا یہ آپریشن اس بات کا ثبوت ہے کہ جب سیاسی عزم، انتظامی منصوبہ بندی، جدید ٹیکنالوجی اور ہزاروں کارکنوں کی محنت ایک مقصد کے لیے یکجا ہو جائے تو وہ کام بھی ممکن ہو جاتا ہے جسے کبھی ناممکن سمجھا جاتا تھا۔ "عیدالاضحیٰ 2026 میں پنجاب نے صفائی اور فضلہ انتظام کے میدان میں ایک ایسا ماڈل پیش کیا جو پاکستان کی بلدیاتی تاریخ میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

بقیہ صفحہ نمبر 1

کراچی کی عیدالاضحیٰ صفائی مہم

جبکہ بلدیاتی قیادت کامیابی کے دعوے کرتی رہی۔ ان کے مطابق اگر صفائی مہم واقعی کامیاب ہوتی تو شہریوں کو اپنی گلیوں اور محلوں میں آلائشوں کے ڈھیر نظر نہ آتے۔ متحدہ قومی موومنٹ پاکستان نے بھی جماعتِ اسلامی کے مؤقف کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ متعدد علاقوں میں بلدیاتی ادارے مکمل طور پر ناکام رہے اور شہریوں کو خود صفائی کے انتظامات کرنا پڑے۔ میئر مرتضیٰ وہاب نے ان تمام الزامات کو سیاسی مخالفت قرار دیتے ہوئے مسترد کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اپوزیشن جماعتیں زمینی حقائق کو نظر انداز کر کے محض سیاسی پوائنٹ اسکورنگ کر رہی ہیں۔ انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ صفائی مہم ایک مسلسل عمل تھا اور عید کے ابتدائی اوقات میں اس پر تنقید کرنا قبل از وقت اور غیر منصفانہ تھا۔ تاہم اصل سوال اعداد و شمار سے زیادہ عوامی تجربے کا ہے۔ اگر واقعی ایک لاکھ بیالیس ہزار ٹن سے زائد کچرا اٹھایا گیا تو پھر شہر کے اتنے بڑے حصے میں بدبو، آلائشوں اور گندگی کی شکایات کیوں سامنے آئیں؟ اگر شکایات کے ازالے کا نظام مؤثر تھا تو ہزاروں شہری سوشل میڈیا اور مقامی سطح پر اپنی ناراضی کا اظہار کیوں کرتے رہے؟ یہ تنازع دراصل کراچی کے بلدیاتی نظام کی بنیادی کمزوریوں کو بے نقاب کرتا ہے۔ اختیارات کی تقسیم، متعدد اداروں کی موجودگی، سیاسی کشمکش اور احتساب کے فقدان نے شہری خدمات کو متاثر کیا ہے۔ نتیجتاً کامیابی کے سرکاری دعوے اور عوامی مشاہدات اکثر ایک دوسرے سے متصادم نظر آتے ہیں۔ عیدالاضحیٰ 2026 کی صفائی مہم نے ایک مرتبہ پھر یہ واضح کر دیا کہ کراچی کو صرف اعلانات اور دعووں کی نہیں بلکہ ایسے مؤثر اور جوابدہ نظام کی ضرورت ہے، جو شہر کے ہر علاقے تک یکساں خدمات پہنچا سکے۔ جب تک شہری اپنی گلیوں اور محلوں میں عملی بہتری محسوس نہیں کرتے، سرکاری اعداد و شمار عوامی اعتماد بحال کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ کراچی کے عوام اب یہ سوال پوچھ رہے ہیں کہ اگر اربوں روپے خرچ ہونے کے باوجود عید کے بعد بھی شہر کے کئی حصے آلائشوں اور کچرے میں ڈوبے رہیں تو کامیابی کا معیار کیا ہے؟ یہی سوال آئندہ برسوں میں بھی شہر کی بلدیاتی سیاست اور انتظامی کارکردگی کا اصل پیمانہ بنے گا۔

فہرست

1 ستھرا پنجاب 2026 / کراچی کی عیدالاضحیٰ صفائی مہم
2 ایڈیٹوریل
3 یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس
4 چشتیاں کو ضلع بنانے کی ضرورت اور اہمیت
5 ہیملٹن روڈ منصوبے پر لاپرواہی
6 کے ڈبلیو ایس سی پانی کی قلت پر سندھ اسمبلی میں شدید تنقید کی زد میں
7 عیدالاضحیٰ: پنجاب بھر میں تاریخی صفائی آپریشن
8 ایشین ڈیولپمنٹ بینک کراچی سرکلر ریلوے کی بحالی کے لیے فنڈز فراہم کرے گا
9 ماحولیاتی بحران سے نمٹنے کیلئے رویوں میں تبدیلی ناگزیر ہے، وزیر قانون
10 لیاری ایکسپریس وے ری سیٹلمنٹ پراجیکٹ میں مبینہ جعل سازی
11 کراچی کی سڑکوں پر لاقانونیت کا راج، بغیر نمبر پلیٹ موٹر سائیکلیں
12 پروفیسر صغیر تبسم کو "وارث شاہ قومی ادبی ایوارڈ" ملنا ضلع بہاولنگر کیلئے باعث افتخار ہے

یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس

دنیا بھر کی مقامی حکومتوں کی مشترکہ آواز

ڈاکٹر بلال ظفر

دنیا بھر میں مقامی حکومتوں، بلدیاتی اداروں اور شہری انتظامیہ کے درمیان تعاون، نمائندگی اور پالیسی سازی کے میدان میں اگر کسی ایک عالمی ادارے کا نام سب سے نمایاں ہے تو وہ یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس (Governments LocalandCities United– UCLG) ہے۔ یہ ادارہ دنیا کے شہروں، میونسپل اداروں، علاقائی حکومتوں اور ان کی قومی انجمنوں کا سب سے بڑا عالمی نیٹ ورک سمجھا جاتا ہے، جو مقامی حکومتوں کے حقوق، خودمختاری اور پائیدار شہری ترقی کے لیے عالمی سطح پر آواز بلند کرتا ہے۔

یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس (UCLG) کیا ہے؟

یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس ایک عالمی تنظیم ہے جو دنیا بھر کی شہری، بلدیاتی اور علاقائی حکومتوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد مقامی حکومتوں کو عالمی سطح پر مضبوط آواز فراہم کرنا، شہری مسائل کے حل کے لیے تعاون بڑھانا، اور پائیدار ترقی، جمہوریت اور مقامی خودمختاری کو فروغ دینا ہے۔ ادارے کا مرکزی دفتر بارسلونا، اسپین میں قائم ہے، جبکہ اس کے علاقائی دفاتر دنیا کے مختلف خطوں میں موجود ہیں۔ یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس کا ادارہ اقوام متحدہ، یورپی یونین، عالمی بینک اور دیگر بین الاقوامی اداروں کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے تاکہ مقامی حکومتوں کو عالمی پالیسی سازی میں مؤثر کردار مل سکے۔

یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس (UCLG) کے قیام کا پس منظر

یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس (UCLG) کا قیام 2004 میں ہوا، لیکن اس کی جڑیں بیسویں صدی کے اوائل تک جاتی ہیں۔ اس سے پہلے دنیا میں مقامی حکومتوں کی دو بڑی تنظیمیں سرگرم تھیں:

1. Local of Union International Authorities (IULA)
2. Organisation Towns United (UTO)

عالمی سطح پر مقامی حکومتوں کی نمائندگی کو مؤثر اور متحد بنانے کے لیے ان تنظیموں کو ضم کر کے 2004 میں یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس (UCLG) قائم کیا گیا۔ اس تاریخی انضمام کا مقصد ایک ایسا مضبوط عالمی پلیٹ فارم بنانا تھا جو دنیا بھر کے شہروں اور بلدیاتی اداروں کی اجتماعی آواز بن سکے۔ UCLG کے قیام نے مقامی حکومتوں کو پہلی بار ایک منظم عالمی شناخت دی اور Globalthe at Governments "Local Table" کے تصور کو تقویت بخشی۔

یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس (UCLG) کا تنظیمی ڈھانچہ

یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس (UCLG) ایک جمہوری اور وفاقی طرز کا ادارہ ہے، جس میں دنیا بھر کے مقامی و علاقائی ادارے شامل ہیں۔ اس کا ڈھانچہ درج ذیل اہم حصوں پر مشتمل ہے:

1. **ورلڈ کونسل (Council World)**
یہ ادارے کی سب سے بڑی فیصلہ ساز مجلس ہے، جس میں مختلف ممالک کے منتخب میئرز، کونسلرز اور مقامی رہنما شامل ہوتے ہیں۔

2. **ایگزیکٹو بیورو (Bureau Executive)**
یہ ادارہ روزمرہ پالیسی اور انتظامی فیصلے کرتا ہے اور ورلڈ کونسل کے فیصلوں پر عملدرآمد کی نگرانی کرتا ہے۔

3. **پریزیڈنسی**
اس میں صدر، شریک صدور، نائب صدور اور مختلف خطوں کے نمائندے شامل ہوتے ہیں، جو ادارے کی سیاسی قیادت فراہم کرتے ہیں۔

4. **سیکریٹریٹ**
بارسلونا میں قائم سیکریٹریٹ ادارے کے انتظامی، تحقیقی اور رابطہ امور انجام دیتا ہے۔

یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس (UCLG) کی خدمات اور سرگرمیاں

UCLG صرف ایک نمائندہ ادارہ نہیں بلکہ ایک فعال عالمی پلیٹ فارم ہے جو مقامی حکومتوں کو مختلف شعبوں میں خدمات فراہم کرتا ہے۔

1. **عالمی نمائندگی اور وکالت**
UCLG اقوام متحدہ اور دیگر عالمی اداروں میں مقامی حکومتوں کے مفادات کی نمائندگی کرتا ہے۔ پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs)، موسمیاتی تبدیلی، شہری منصوبہ بندی اور مقامی جمہوریت جیسے موضوعات پر یہ ادارہ عالمی سطح پر مؤثر آواز ہے۔

2. **تربیت اور استعداد کار**

حکومتوں کے لیے تربیتی پروگرام، ورکشاپس، تحقیق اور تکنیکی معاونت فراہم کرتا ہے تاکہ بلدیاتی اداروں کی کارکردگی بہتر ہو سکے۔

3. **شہر بہ شہر تعاون (City-to-City Cooperation)**
UCLG مختلف شہروں کے درمیان تجربات کے تبادلے، تکنیکی تعاون اور شراکت داری کو فروغ دیتا ہے۔

4. **تحقیق اور پالیسی سازی**
یہ ادارہ مقامی حکومتوں سے متعلق عالمی رپورٹس، پالیسی پیپرز اور تحقیقی مطالعات شائع کرتا ہے، جن میں "GOLD Reports" خاص طور پر معروف ہیں۔

5. **پائیدار شہری ترقی**
صاف ماحول، پبلک ٹرانسپورٹ، ویسٹ مینجمنٹ، ڈیجیٹل گورننس، اور موسمیاتی لچک جیسے شعبوں میں مقامی حکومتوں کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس (UCLG) علاقائی سیکشنز کا عالمی نیٹ ورک

یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس (UCLG) دنیا کے مختلف خطوں میں علاقائی سیکشنز کے ذریعے کام کرتا ہے، تاکہ ہر خطے کے مقامی مسائل اور ترجیحات کو بہتر انداز میں نمائندگی مل سکے۔ اہم علاقائی سیکشنز یہ ہیں:

1. Africa UCLG– افریقی مقامی حکومتوں کا نیٹ ورک
2. ASPAC UCLG– ایشیا پیسفک خطے کی نمائندگی (جس سے پاکستان کے بلدیاتی ادارے بھی رابطہ رکھتے ہیں)
3. UCLG-MEWA– مشرق وسطیٰ و مغربی ایشیا
4. CEMR / Europe UCLG– یورپی مقامی حکومتوں کا پلیٹ فارم
5. America Latin UCLG– لاطینی امریکی شہروں کی نمائندگی
6. America North UCLG– شمالی امریکی مقامی حکومتوں کا نیٹ ورک

یہ علاقائی سیکشنز مقامی حکومتوں کو اپنے اپنے خطوں میں تعاون، تربیت اور پالیسی سازی کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس (UCLG) کی اہم کامیابیاں

گزشتہ دو دہائیوں میں UCLG نے عالمی سطح پر مقامی حکومتوں کے کردار کو مضبوط بنانے میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں:

1. مقامی حکومتوں کو عالمی سطح پر تسلیم کرانا: UCLG کی مسلسل کوششوں کے نتیجے میں اقوام متحدہ کے پائیدار ترقیاتی اہداف (SDGs) میں مقامی حکومتوں کے کردار کو باقاعدہ تسلیم کیا گیا۔
2. شہری سفارت کاری (Diplomacy City) کو فروغ: مختلف ممالک کے شہروں کے درمیان تعاون اور امن کے فروغ میں UCLG نے اہم کردار ادا کیا۔
3. موسمیاتی تبدیلی کے خلاف مقامی اقدامات: UCLG نے دنیا بھر کے شہروں کو موسمیاتی ایکشن پلان، کاربن میں کمی اور ماحولیاتی پائیداری کے لیے متحرک کیا۔
4. خواتین کی مقامی قیادت کا فروغ: ادارے نے مقامی حکومتوں میں خواتین کی نمائندگی بڑھانے اور صنفی مساوات کے لیے متعدد اقدامات کیے۔
5. GOLD رپورٹس کی اشاعت: یہ عالمی رپورٹس مقامی حکومتوں کی حالت، اختیارات، مالیات اور خدمات پر مستند حوالہ سمجھی جاتی ہیں۔

پاکستان اور یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس (UCLG)

پاکستان کے لیے یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس (UCLG) کی اہمیت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ یہاں مقامی حکومتوں کا نظام مسلسل ارتقائی مرحلے سے گزر رہا ہے۔ اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی، مالی خودمختاری، شہری خدمات کی بہتری اور میٹروپولیٹن گورننس جیسے موضوعات پر UCLG کے تجربات پاکستان کے لیے رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔ پاکستانی بلدیاتی ادارے اور ان کی انجمنیں اگر یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس (UCLG) اور اس کے علاقائی پلیٹ فارم UCLG-ASPAC کے ساتھ فعال روابط بڑھائیں تو انہیں عالمی تجربات، تربیت، تکنیکی معاونت اور بین الاقوامی شراکت داری کے نئے مواقع حاصل ہو سکتے ہیں۔

مقامی حکومتوں کی عالمی پارلیمنٹ

یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس (UCLG) کو بجا طور پر دنیا کی "مقامی حکومتوں کی عالمی پارلیمنٹ" کہا جا سکتا ہے۔ یہ ادارہ اس حقیقت کی علامت ہے کہ جدید دنیا میں ترقی، جمہوریت اور پائیداری کا سفر صرف قومی حکومتوں کے ذریعے ممکن نہیں، بلکہ اس میں شہروں، میونسپل اداروں اور مقامی حکومتوں کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستان کی مقامی حکومتوں کے لیے یونائیٹڈ سٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس (UCLG) بااختیار بلدیاتی نظام ہی پائیدار قومی ترقی کی حقیقی بنیاد بن سکتا ہے۔

چشتیاں کو ضلع بنانے کی ضرورت اور اہمیت

علم، روحانیت اور زراعت کا مرکز

یہ تاریخی شہر اپنی روحانی نسبت (سلسلہ چشتیہ)، زرخیز زمینوں اور بڑی آبادی کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔

محمد عامر سہیل

چشتیاں پنجاب کے جنوبی خطے کا ایک اہم، تاریخی اور زرخیز علاقہ ہے جو اپنی زراعت، محنتی لوگوں اور جغرافیائی اہمیت کی وجہ سے نمایاں مقام رکھتا ہے کیونکہ چشتیاں کو باقاعدہ طور پر برطانوی دور میں تقریباً 1927ء کے آس پاس تحصیل کا درجہ دیا گیا۔ چشتیاں پہلے ایک چھوٹا سا علاقہ تھا جسے روہیلانوالی کہا جاتا تھا، بعد میں اس کا نام بدل کر چشتیاں رکھا گیا۔ تحصیل بننے کی اصل وجوہات ریلوے اسٹیشن کی اہمیت ہے۔ جب برطانوی حکومت نے یہاں ریلوے لائن بنائی تو چشتیاں ایک اہم اسٹاپ بن گیا اس سے شہر کی اہمیت تیزی سے بڑھی اور نہری نظام (ستلج ویلی پراجیکٹ) 1920 کی دہائی میں نہریں بنیں بنجر زمینیں آباد ہوئیں زراعت اور آبادی میں بہت اضافہ ہوا آبادی اور منڈی کیقیام کے بعد لوگ یہاں آ کر آباد ہونے لگےگندم، کپاس اور دیگر فصلوں کی بڑی منڈی بنی۔ انتظامی مرکز بنانے کی ضرورت پڑی تو ریاست بہاولپور کی انتظامی پالیسی پر یہ علاقہ اس وقت ریاست بہاولپور کے زیرِ انتظام تھا نواب بہاولپور نے بہتر نظم و نسق کے لیے اسے تحصیل بنا دیا۔

1953 میں جب بہاولنگر کو ضلع بنایا گیا تو تحصیل چشتیاں کیساتھ حاصل پور بھی ضلع بہاولنگر کا حصہ تھی بعدازاں حاصل پور کو بہاولپور ضلع میں شامل کر دیا گیا۔ تحصیل چشتیاں کی اس وقت کل کا درجہ دیکر چشتیاں کو ضلع بنایا جا سکتا ہے تحصیل چشتیاں کی کل ابادی تقریباً 8 لاکھ ھے اور 31 یونین کونسلز ہیں، تحصیل ہارون آباد کی تقریباً آبادی 6 لاکھ اور 22 یونین

نمبر 1 گجیانی تک این اے 161 اور پی پی 239 شامل ہیں جبکہ این اے 162 موضع شعلی غربی (ملحقہ ہیڈ اسلام حاصل پور) سے شروع ہو کر چشتیاں ڈاہرانوالا بخشن خان اور ہارون آباد کی 6 یونین کونسل شامل ہیں جبکہ ڈاہرانوالا سےچک نمبر 209 مراد تحصیل چشتیاں کا آخری گاؤں گیاس سیا گے ایک جانب تحصیل حاصل پور اور دوسری جانب چولستان کا علاقہ ساتھ لگتا ھے تحصیل ہارون آباد، تحصیل فورٹ عباس تحصیل حاصل پور اور ڈاہرانوالا کو تحصیل

اہم تحصیل ہے۔ یہ شہر اپنی روحانی نسبت (چشتی سلسلہ)، زرخیز زمینوں اور بڑی آبادی کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔ یہاں کے لوگ زیادہ تر زراعت، کاروبار اور چھوٹی صنعتوں سے وابستہ ہیں چشتیاں کی آبادی چشتیاں کی آبادی لاکھوں افراد پر مشتمل ہے۔ اندازاً اس کی آبادی 8 سے 10 لاکھ کے درمیان بتائی جاتی ہے (وقت کے ساتھ اضافہ جاری ہے)۔ اس بڑی آبادی کے باعث انتظامی مسائل بھی بڑھ رہے ہیں جن کے حل کے لیے ضلع کا درجہ انتہائی ضروری سمجھا جاتا ہےچشتیاں کا رقبہ چشتیاں کا مجموعی رقبہ وسیع زرعی زمینوں پر مشتمل ہے۔ اس میں کئی دیہات، قصبات اور زرعی علاقے شامل ہیں جو اسے ایک بڑی اور اہم تحصیل بناتے ہیں۔ یہاں کی زمین گندم، کپاس اور دیگر فصلوں کے لیے انتہائی موزوں

علاقے انتظامی لحاظ سے کافی دور ہیں، جس کی وجہ سے عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہےتحصیل چشتیاں اور تحصیل بوریوالہ کو آپس میں ملانے کے لئے چشتیاں ساہوکا کے درمیان دریائے ستلج پر پل کی تعمیر علاقے کی تعمیر و ترقی کے لئے ناگزیر ہے ساہوکا پل کی تعمیر سےچشتیاں کا زمینی رابطہ جو عرصہ دراز سے پنجاب سے منقطع گیاس پل کی تعمیر کے بعد چشتیاں کا زمینی رابطہ براہ راست پورے پنجاب سے ھوجائیگا۔ جس سےبوریوالہ چشتیاں کے درمیان نہ صرف فاصلہ کم ھوگا بلکہ علاقہ کی ترقی کے لئے مثبت قدم ھےعدم تعمیر ایک عرصہ سے مقامی آبادی کے لیے سنگین مسئلہ بنی ہوئی ہے، جس کے باعث روزمرہ زندگی، کاروباری سرگرمیوں اور سفری سہولیات میں شدید رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں تحصیل چشتیاں اور تحصیل بوریوالا کے درمیان براہ راست رابطہ نہ ہونے کے باعث شہریوں کو چالیس سے پچاس کلومیٹر تک اضافی سفر کرنا پڑتا ہے، جس سے نہ صرف وقت بلکہ ایندھن کے اخراجات میں بھی نمایاں اضافہ ہو رہا ہیاور یہ صورتحال خاص طور پر کسانوں اور تاجروں کے لیے انتہائی مشکلات کا باعث ہے، جنہیں اپنی اجناس منڈیوں تک پہنچانے میں شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے اگر دریائے ستلج پر پل تعمیر کر دیا جائے تو نہ صرف دونوں تحصیلوں کے درمیان فاصلے کم ہوں گے بلکہ علاقائی تجارت کو بھی فروغ ملے گا اور عوام کو سفری سہولیات میسر آئیں گی یہ منصوبہ علاقے کی معاشی ترقی کے لیے نہایت اہمیت کا حامل ہیاگر چشتیاں کو ضلع بنا

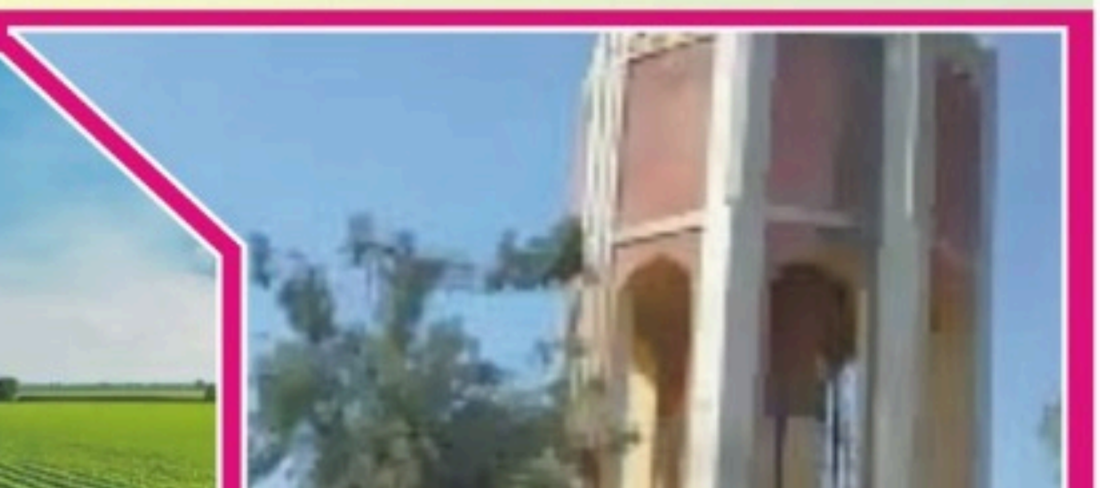

یونین کونسلز 31 جبکہ میونسپل کمیٹی کی 10 ہیں تحصیل چشتیاں کا حلقہ قومی اسمبلی کی 2 اور صوبائی اسمبلی کی 3 نشستوں پر مشتمل ھے جس میں (این اے 161) این اے 162) (پی پی 239) (241) (242) شامل ہیں این اے 161 میں تحصیل چشتیاں کا تقریباً 12 کلومیٹر چک عبداللہ چک

کونسلز ہیں تحصیل فورٹ عباس کی آبادی تقریباً 5 لاکھ اور 16 یونین کونسلز ہیں جبکہ تحصیل حاصل پور کی آبادی 5 لاکھ 6 ہزار ھیا اور یونین کونسلز 15 ہیں تمام تحصیلوں کی ابادی 2023 کی مردم شماری کے مطابق ھے آبادی کے لحاظ سے تحصیل چشتیاں ان سب سے بڑی ہے۔ عرصہ دراز سے یہاں کے عوام یہ مطالبہ کرتے آ رہے ہیں کہ چشتیاں کو ضلع کا درجہ دیا جائے تاکہ انتظامی سہولیات بہتر ہوں اور ترقی کے نئے دروازے کھل سکیں گے کیونکہ چشتیاں ضلع بہاولنگر کی ایک بڑی اور

ہےچشتیاں کا نام برصغیر پاک و ہند کے مشہور اولیاء کرام حضرت بابا فریدالدین گنج شکر کے پوتے حضرت بابا تاج الدین سرور چشتی رحمۃ اللہ علیہ چشتی سلسلے سے منسوب ہے۔ یہ خطہ صدیوں سے علم، روحانیت اور زراعت کا مرکز رہا ہے۔ یہاں کی ثقافت پنجاب کے دیہی حسن اور سادگی کی بہترین مثال ہےچشتیاں کے آخری دیہات چشتیاں تحصیل کے آخری علاقوں میں شامل ہیں نہر مراد، نہر فتح، نہر فورڈ واہ، اس کے علاوہ سرحدی اور دور دراز دیہات جو چولستان کے قریب واقع ہیں یہ

دیا جائے تو انتظامی نظام بہتر ہوگا عوام کو سرکاری دفاتر قریب ملیں گےترقیاتی منصوبے تیزی سے مکمل ہوں گےروزگار کے مواقع بڑھیں گےتعلیم اور صحت کی سہولیات بہتر ہوں گی مجوزہ ضلع چشتیاں کی تحصیلیں اگر چشتیاں کو ضلع بنایا جائے تو اس میں درج ذیل تحصیلیں بنائی جا سکتی ہیں چشتیاں (مرکزی تحصیل) فورٹ عباس، ہارون آباد، حاصل پور، ڈاہرانوالہ یہ تقسیم انتظامی لحاظ سے بہت بہتر اور متوازن ہوگی کیونکہ ہر علاقہ پہلے ہی جغرافیائی اور آبادی کے لحاظ سے مضبوط حیثیت رکھتا ہے۔ چشتیاں کو ضلع کا درجہ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ یہ نہ صرف عوام کے دیرینہ مسائل کا حل ہوگا بلکہ پورے علاقے کی ترقی، خوشحالی اور بہتر انتظامی ڈھانچے کی طرف ایک بڑا قدم ثابت ہوگا۔ حکومت اگر اس مطالبے پر غور کرے تو جنوبی پنجاب کے اس خطے میں ایک نیا ترقیاتی دور شروع ہو سکتا ہے۔

پنجاب کے کچہ ایریا میں 23 ارب کے ترقیاتی منصوبے، مکینوں کو سرکاری زمین اور بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں۔ مریم نواز شریف

لاہور

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے کچہ ایریا میں 23 ارب روپے کے تاریخی ڈویلپمنٹ پراجیکٹس کا اعلان کیا ہے۔ 23 ارب روپے سے کچہ ایریا ڈویلپمنٹ پروگرام، سکول، ہسپتال، سڑکیں اور برج بنیں گے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کچہ ایریا میں "اپنا کھیت، اپنا روزگار" شروع کرنے کا بھی اعلان کیا ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے 14 ہزار 500 ایکڑ سرکاری اراضی کچہ کے لوگوں کو دینے کا حکم دیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی زیر صدارت خصوصی اجلاس میں کچہ ایریا میں ڈویلپمنٹ، امن وامان اور دیگر امور کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ پہلی مرتبہ کچہ میں 5 ماہ میں کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ تاریخ میں پہلی مرتبہ حکومت کی رٹ مضبوطی سے قائم ہوئی ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کچہ کے لئے ٹرانسپورٹ اور کلینک آن کے علاقے میں پہلی مرتبہ جدید سولر انرجی سے چلنے والی ڈرون سرویلنس شروع کر دی گئی ہے۔ جدید ترین ڈرون 24 گھنٹے سے زائد فضاء میں پرواز کرنے کی صلاحیت سے مالا مال ہے۔ جدید ترین اے پی سی اور پولیس وین میں بھی سرویلنس کیمرے نصب ہوں گے۔ کچہ کے علاقوں میں تھانوں اور چیک پوسٹوں میں بھی سیف سٹی مانیٹرنگ کی جائے گی۔ اجلاس کو بریفنگ میں مزید بتایا گیا کہ کچہ میں امن وامان کے لئے 7.1 ارب، سوشل انفراسٹر پر 13.9 ارب اور دیگر امور پر 1.7 ارب روپے خرچ کیے جائیں گے۔ کچہ ایریا میں 6551 طالبات کو سکول میل ملک پیک، 300 طلبہ کو ہونہار سکالرشپ اور 300 کو لیپ ٹاپ بھی ملیں گے۔ کچہ میں 108 کلومیٹر طویل سولنگ اور روڈز کی 144 اور دو گرلز کالج بھی بنائے جائیں گے۔ کچہ کے ایریا میں مثالی گاؤں پراجیکٹ بھی شروع کرنے کی منظوری، سیوریج، ڈرینج اور سپورٹس پراجیکٹ بھی شروع کیے جائیں گے۔ کچہ میں 125 ملین روپے کی لاگت سے سکلز پراجیکٹ بھی شروع کیے جائیں گے۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ کچہ کے علاقے میں نادرا رجسٹریشن بھی شروع کر رہے ہیں۔ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ اور ب فارم بنائے جائیں گے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کچہ میں ڈیوٹی کرنے والے جوانوں اور افسروں کے لئے ہارڈ ایریا الاؤنس کی منظوری دے دی۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کچہ ایریا کے لئے ناجائز اسلحہ کی واپسی کے پلان کی بھی منظوری دے دی۔ متعلقہ تھانے میں اسلحہ واپسی کی والی فصلیں لگانے پر پابندی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ ترقی اور خوشحالی پنجاب کے دوسروں لوگوں کی طرح کچہ کے ہرفرد کا حق ہے۔ کچہ کو ترقی دے کر محفوظ، مثالی اور

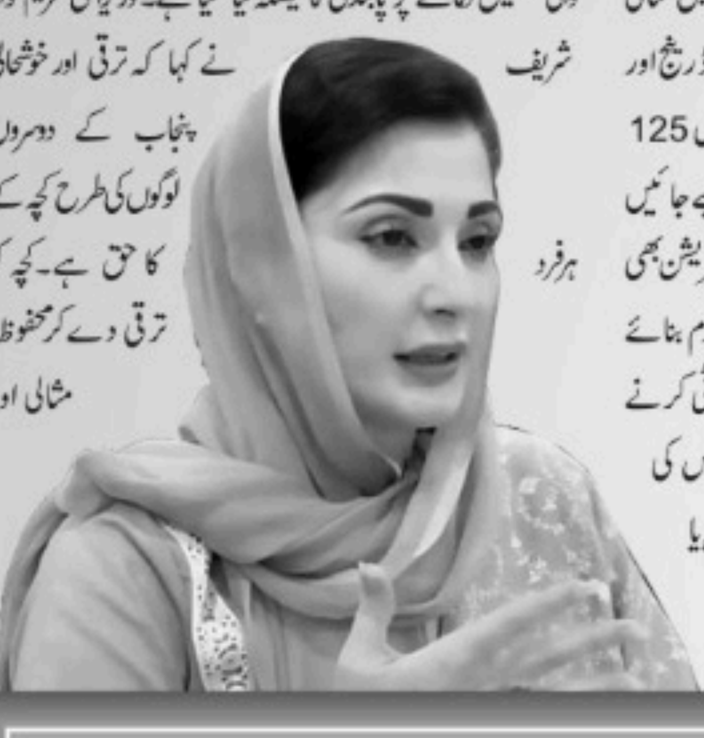

وہیل بھیجنے کا بھی حکم دیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی ہدایت پر موبائل وٹرنری ہسپتال اور لیب بھی مہیا کی جائے گی۔ اجلاس کو بریفنگ میں بتایا گیا کہ کچہ کلومیٹر طویل 27 سکیمیں مکمل کی جائیں گی۔ کچہ کے 65 سکولوں کی تعمیر و بحالی اور اپ گریڈیشن کے ساتھ 16 نئے سکول ڈیجیٹل مانیٹرنگ ہوگی اور اسلحہ کی افادیت کے مطابق پیسے ملیں گے۔ اجلاس میں کچہ کی مرکزی سڑکوں کے کناروں پر لمبے پودوں بہترین علاقہ بنائیں گے۔ اب کچہ ترقی کرے گا، کچہ کے لوگ خوشحال ہوں گے اور باعزت روزگار کمائیں گے

عوام کا چشتیاں کو ضلع کا درجہ دینے کا مطالبہ

سوشل میڈیا پر 4 نئے اضلاع بنانے کی خبروں عوام میں بے چینی پیدا کر دی، منتخب عوامی نمائندوں نے چپ سادھ لی۔

چشتیاں

پنجاب میں پتوکی، دیپالپور، ہارون آباد اور حاصل پور کو چار نئے ضلع کا درجہ دینے کی خبریں سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد ان علاقوں کو مبینہ طور پر جلد ضلعی حیثیت دیے جانے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے، جس سے چشتیاں کے عوام

لیے ہر طرح سے موزوں ہے۔ یہاں کے عوام نے ہمیشہ سیاستدانوں کو عزت بخشی اور اقتدار کے ایوانوں تک پہنچایا۔ لیکن ان عوامی نمائندوں کا اس طرح کے عوامی مطالبات پہ چپ سادھ لینا اپنے عوامی مینڈیٹ سے انحراف ہے اور اب ضرورت اس بات کی ہے کہ عوامی نمائندے چشتیاں کو اس کا

میں بے چینی بڑھ گئی ہے۔ چشتیاں کے عوام کا کہنا ہے کہ ان کا دیرینہ مطالبہ چشتیاں کو ضلع کا درجہ دیا جائے مگر افسوس کہ آج تک اسے تسلیم نہیں کیا گیا۔ ان کا سوال ہے کہ اگر واقعی نئے اضلاع بنائے جا رہے ہیں اور سوشل میڈیا خبروں میں صداقت ہے تو چشتیاں کے عوام کے دیرینہ مطالبے کو بھی تسلیم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ شہریوں کے مطابق بہترین محل وقوع، تجارت، زراعت، ریونیو اور رقبے کے لحاظ سے تحصیل چشتیاں ضلع بنانے کے جائز حق یعنی ضلع کا درجہ دلوانے کے لیے اپنا بھر پور کردار ادا کریں۔ مقامی صحافتی تنظیموں، تاجروں، وکلاء، برادری اور سیاسی و سماجی تنظیموں پر بھی زور دیا جا رہا ہے کہ وہ مل بیٹھ کر اس جائز حق کے لیے مشترکہ لائحہ عمل اختیار کریں۔ چشتیاں کے عوام نے اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے علاقائی پسماندگی کے خاتمے اور آنے والی نسلوں کے بہتر مستقبل کے لیے چشتیاں کو ضلعی حیثیت دلوانے کے لیے بھرپور آواز بلند کرنے کا عزم کیا ہے۔

چشتیاں بیوٹی فکیشن منصوبہ تنازع کا شکار، 31 دکاندار بے روزگار، تاجروں کا معاوضے کا مطالبہ

چشتیاں

چشتیاں: چشتیاں شہر کے بازاروں میں بیوٹی فکیشن کے نام پر 31 دکانداروں کے 60 سال سے قائم پختہ کیبن مسمار کر کے انہیں روزگار سے محروم کر دیا جبکہ ماسٹر پلان کی سنگین خلاف ورزی کرتے ہوئے نہ صرف سڑکوں کا وجود ختم کرے اور بازاروں کے فرش کا لیول دکانوں کے فرش سے دو فٹ اونچا رکھ دینے سے لوگوں کی اربوں روپے مالیت کی املاک کو تباہی سے دوچار کرنے کے علاوہ بجلی کی تاروں کے پول عمارات کے ساتھ لگا دینے سے جانی نقصان کے خطرات پیدا کر دیے ہیں۔ حکومت پنجاب کے بیوٹی فکیشن منصوبہ کے تحت چشتیاں کے تین بازاروں میں ٹف ٹائلز لگانے کا سلسلہ گذشتہ چھ ماہ سے انتہائی سست رفتار سے جاری ہے اور ضلعی و تحصیل افسران و متعلقہ ٹھیکیدار کی غفلت، لاپرواہی کی بدولت راستوں کی بندش کی وجہ سے تاجروں کو کروڑوں روپے کا کاروباری نقصان اٹھانے کے علاوہ کچے راستوں سے اڑنے والی مٹی سے تاجران و گاہک جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں سانس کی تکالیف کا شکار ہیں۔ افسران کی غفلت لاپرواہی کی بنا پر بازاروں میں نقشہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بڑے سائز کے فوارے بنائے جا رہے ہیں جس سے ٹریفک کی روانگی ہمیشہ کیلئے متاثر ہوگی۔ چشتیاں کے بیوٹی فکیشن منصوبہ میں ناقص میٹریل اور غیر معیاری کام کی نشان دہی کرتے ہوئے کمشنر بہاولپور ڈویژن عرفان علی

کاٹھیا نے ٹھیکیدار و افسران کو ہدایت کی کہ منصوبہ مقررہ معیار کے مطابق تعمیر کیا جائے اور بازاروں میں پانی کے چھڑکاؤ کو ممکن بنایا جائے۔ چشتیاں کے تاجروں و شہریوں نے وزیراعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف سے اپنے مطالبہ میں کہا ہے کہ ریل بازار اور چمن بازار کے 31 کیبن مالکان کو مالی معاوضہ دیا جائے اور انہیں چشتیاں کے شاپنگ پلازوں میں سب لیٹ کی گئی دکانوں میں دوبارہ آباد کرنے کے اقدامات کیے جائیں۔

ہیملٹن روڈ منصوبے پر لاپرواہی، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، تحصیلدار اور واسا عملے کے خلاف مقدمہ درج

راولپنڈی

واٹر اینڈ سینیٹیشن اتھارٹی (واسا) کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر، تحصیلدار اور دیگر عملے کے خلاف پبلک روڈ پر خطرناک گڑھے کو محفوظ نہ کرنے، عوامی نقل و حرکت میں رکاوٹ اور لاپرواہی پر پولیس نے مقدمہ درج کر لیا۔ راولپنڈی شہر کے مصروف ترین تجارتی مرکز میں واسا کی طرف سے نالیوں کی تعمیر اور ترقیاتی منصوبے شروع ہونے کے بعد سے عوامی نقل و حرکت بری طرح متاثر ہوئی ہے اور کاروباری سرگرمیاں بھی درہم برہم ہیں۔ ہیملٹن روڈ پر نالی کی تعمیر کے پیر کو اس جگہ پر زمین کھسکنے کا واقعہ بھی پیش آیا۔ پٹواری نے خدشہ ظاہر کیا کہ اس سے گاڑیوں اور عوامی املاک کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ مرزا سجاد حیدر نے کہا کہ واسا

دوران حفاظتی ضابطوں کو نظر انداز کرنے پر متعلقہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر، تحصیلدار اور واسا کے دیگر عملے کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پٹواری مرزا سجاد حیدر نے پولیس میں ایف آئی آر درج کروائی جس میں کہا کہ وہ راولپنڈی میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور اسسٹنٹ کمشنر (سٹی) کی ہدایت پر پیر کو ہیملٹن روڈ پر واسا کے زیر زمین نالی منصوبے کے مقام کا دورہ کیا۔ انہوں نے ایف آئی آر میں مزید کہا کہ انہوں نے دیکھا کہ منصوبے کی جگہ پر نہ تو کوئی حفاظتی اقدام کیا گیا تھا اور نہ ہی کوئی بورڈ، حفاظتی دروازہ یا ریفلیکٹر ریڈ لائن لگائی گئی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ کوئی حفاظتی دیوار بھی نہیں لگائی گئی جس سے عوامی نقل و حرکت میں شدید مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور لوگوں کی جانوں کو خطرہ لاحق ہے۔ کے متعلقہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر، تحصیلدار حیات علی رضا اور دیگر عملے کے خلاف قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ ان کی شکایت پر عوام اور مزدوروں کی جانوں کو خطرے میں ڈالنے اور مبینہ لاپرواہی کے الزام میں پٹواری سجاد حیدر کی شکایت پر سیکشن 283 / 290 کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا تاہم اب تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی کیونکہ دونوں دفعات قابل ضمانت جرائم ہیں۔ راہگیروں، مزدوروں اور کاروباری برادری کو مصروف ترین ہیملٹن روڈ کو عبور کرنے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ کھدائی اور غیر منصوبہ بند کام کے باعث جانوں کے نقصان کا خدشہ ہے۔ کھدائی کے دوران زمین کھسکنے کے واقعات بھی پیش آئے تاہم کسی کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔

عیدالاضحیٰ پر فول پروف سکیورٹی اور ترقیاتی منصوبے جلد مکمل کرنے کی ہدایت، ڈپٹی کمشنر بہاولنگر کا دورہ چشتیاں

چشتیاں

ڈپٹی کمشنر بہاولنگر ذوالفقار احمد و ڈی پی او محمد عمران نے کہا ہے کہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر امن وامان برقرار رکھنے کے لیے تمام ادارے مکمل طور پر متحرک رہیں گے اور حساس مقامات پر پولیس نفری بڑھا دی گئی ہے اور شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے لیے فول پروف سکیورٹی انتظامات کیے گئے ہیں۔ انہوں نے سکیورٹی اور انتظامی امور کا جائزہ لینے کے لیے ڈی سی آفس کے کنٹرول روم کا دورہ کے موقع پر میڈیا کو بتایا کہ عیدالاضحیٰ کے دوران ضلع کے تمام شہروں میں صفائی، سکیورٹی، ٹریفک اور دیگر انتظامات کو مؤثر بنانے کی ہدایات جاری کر دی ہیں تاکہ شہریوں کو بہترین سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ ڈپٹی کمشنر اور ڈی پی او نے کنٹرول روم میں نصب مانیٹرنگ سسٹم، سی سی ٹی وی کیمروں، ایمرجنسی رسپانس اور شکایات کے اندراج کے نظام کا جائزہ لیا۔ بعد ازاں ڈپٹی کمشنر ذوالفقار احمد نے چشتیاں کے دورہ کے موقع پر مختلف ترقیاتی منصوبوں لاری اڈا، سڑکوں کی تعمیر و مرمت، بازاروں کی بیوٹی فکیشن منصوبہ اور دیگر ترقیاتی منصوبوں کا معائنہ کر کے کاموں کے معیار اور رفتار کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ تمام ترقیاتی منصوبے مقررہ وقت میں مکمل کیے جائیں اور تعمیراتی کاموں میں معیاری میٹریل کے استعمال کو یقینی بنایا جائے۔ جنرل بس اسٹینڈ چشتیاں کے دورہ کے موقع پر ڈپٹی کمشنر نے ہدایت کی کہ لاری اڈہ پر مسافروں کو تمام بنیادی سہولتیں فراہم کی جائیں اور عوام کو بہتر سفری سہولیات اور جدید انفراسٹرکچر کی فراہمی ضلعی انتظامیہ کی ترجیحات میں شامل ہے۔

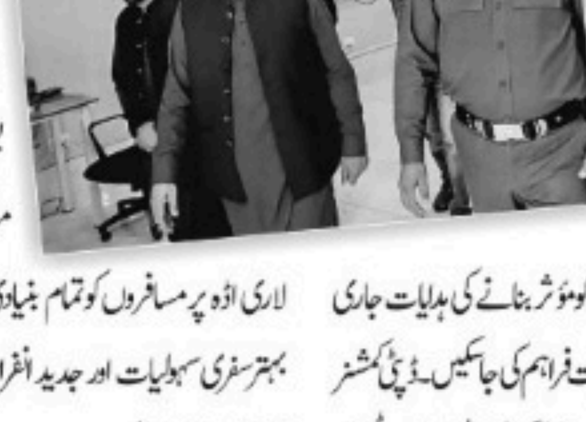

عید پر پانی بحران شدت اختیار کر گیا، کراچی میں دوسرے ماہ بھی شہری بوند بوند کو ترسنے لگے

کراچی

کراچی میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر پانی کا بحران مزید سنگین ہوگیا ہے اور شہر کے مختلف علاقوں میں مسلسل دوسرے ماہ بھی پانی کی شدید قلت برقرار ہے، جس کے باعث شہریوں کو قربانی، صفائی ستھرائی اور روزمرہ ضروریات پوری کرنے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ کئی علاقوں میں گھروں کے نل خشک ہیں جبکہ واٹر ٹینکرز کے حصول کیلئے شہریوں کو طویل انتظار اور اضافی اخراجات برداشت کرنا پڑ رہے ہیں۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ ہر سال عید، رمضان، محرم اور دیگر اہم مواقع پر پانی کا بحران شدت اختیار کر جاتا ہے، تاہم اس مرتبہ صورتحال غیر معمولی حد تک خراب ہوچکی ہے۔ مارچ کے آخر سے دھابیجی پمپنگ اسٹیشن سمیت مختلف تنصیبات پر بجلی کی بندش، مرکزی لائنوں کے پھٹنے، زیرزمین لیکج اور پمپنگ سسٹم میں فنی خرابیوں کے باعث شہر بھر میں پانی کی فراہمی شدید متاثر رہی۔ کراچی واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن کے چیف ایگزیکٹو احمد علی صدیقی نے دعویٰ کیا ہے کہ عید کے دوران معمول کے مطابق پانی کی فراہمی یقینی بنانے کیلئے ہنگامی اقدامات کیے گئے ہیں۔ ان کے مطابق تمام انجینئرز، عملہ اور مشینری چوبیس گھنٹے الرٹ رہیں گے، تاہم انہوں نے بحران کی بڑی وجہ کے الیکٹرک کی جانب سے بجلی کی بار بار بندش کو قرار دیا، جس سے مرکزی لائنوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اورنگی ٹاؤن کے رہائشی اکبر حسین نے بتایا کہ کئی روز سے علاقے میں پانی نہیں آیا اور قربانی کیلئے جانور کی صفائی اور دیگر ضروریات پوری کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ عید کے موقع پر شہریوں کو ریلیف ملنا چاہیے تھا لیکن صورتحال مزید خراب ہوگئی ہے۔ ملیر، کورنگی، لیاری، صدر، گلشن اقبال، گلستان جوہر، نارتھ ناظم آباد، کلفٹن اور ڈیفنس سمیت متعدد علاقوں کے مکینوں نے شکایت کی کہ سرکاری واٹر ٹینکرز کئی دن بعد بھی دستیاب نہیں جبکہ نجی ٹینکرز نے قیمتیں دوگنی کردی ہیں۔ شہریوں کے مطابق جو ٹینکر گزشتہ ماہ چھ ہزار روپے میں ملتا تھا، اب بارہ ہزار روپے تک فروخت کیا جارہا ہے۔ کم آمدنی والے علاقوں میں چھوٹے ٹینکرز اور پانی بردار گاڑیوں کے نرخ بھی کئی گنا بڑھ چکے ہیں۔ ادھر واٹر کارپوریشن کے ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ عید کے پہلے دو دن سرکاری ٹینکر سروس معطل رہے گی، جس پر شہریوں نے شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق کراچی کو یومیہ بارہ سو پچاس ملین گیلن سے زائد پانی درکار ہے جبکہ صرف چھ سو پچاس ملین گیلن پانی فراہم کیا جارہا ہے، جبکہ ٹینکرز کے ذریعے محض پندرہ سے اٹھارہ ملین گیلن پانی سپلائی کیا جاتا ہے۔ شہری حلقوں اور اپوزیشن جماعتوں نے سندھ حکومت اور واٹر کارپوریشن کی کارکردگی پر سوالات اٹھاتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ پانی کی فراہمی کے نظام میں فوری اور مستقل بنیادوں پر اصلاحات کی جائیں تاکہ کراچی کے عوام کو ہر تہوار پر اسی نوعیت کے بحران کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

سندھ کے وزیراعلیٰ اور ورلڈ بینک نے کراچی کے کے فور واٹر پروجیکٹ کو تیز کرنے کے لیے مشترکہ اقدامات

کراچی

سندھ کے وزیراعلیٰ مراد علی شاہ اور ورلڈ بینک کی کنٹری ڈائریکٹر بولورمہ امگابازار کے درمیان ہونے والے اہم اجلاس میں شہر کے دیرینہ پانی کے بحران کے حل کے لیے کراچی واٹر اینڈ سیوریج سروسز امپرومنٹ پروجیکٹ (کے ڈبلیو ایس ایس آئی پی) کو تیز رفتاری سے آگے بڑھانے پر اتفاق کیا گیا۔ وزیراعلیٰ ہاؤس میں منعقدہ اس اجلاس میں وزیراعلیٰ مراد علی شاہ نے کے فور پروجیکٹ کو کراچی کے مستقبل کے پانی کے تقاضوں کے لیے انتہائی اہم قرار دیا اور تمام تکنیکی و انتظامی رکاوٹوں کو دور کرنے اور منصوبے کی بروقت تکمیل کو یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ کراچی کی بڑھتی ہوئی آبادی جدید اور موثر پانی کی فراہمی کے نظام کی متقاضی ہے اور تمام جاری منصوبوں کو معیاری سطح پر وقت پر مکمل کیا جانا چاہیے۔ اجلاس میں صوبائی وزیر ناصر شاہ، جام خان شورو، میئر کراچی مرتضیٰ وہاب، اعلیٰ سرکاری حکام اور ورلڈ بینک کے نمائندگان نے شرکت کی۔ واضح رہے کہ تین مراحل پر مشتمل کے فور پروجیکٹ کو دہائیوں سے تاخیر، لاگت میں اضافے اور فنڈز کی کمی کا سامنا ہے، تاہم وفاقی وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال کی جانب سے مقرر کردہ نئی ڈیڈ لائن دسمبر 2026 کے ساتھ حکام پہلے مرحلے کی تکمیل پر پرامید ہیں جس کے تحت شہر کو 260 ملین گیلن یومیہ پانی فراہم کیا جائے گا۔

کے ڈبلیو ایس سی پانی کی قلت پر سندھ اسمبلی میں شدید تنقید کی زد میں

کراچی

حزب اختلاف کے قانون سازوں نے کراچی واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن (کے ڈبلیو ایس سی) اور کے الیکٹرک کو گزشتہ دس روز سے جاری شدید پانی کے بحران اور طویل بجلی بندش پر منگل کو سندھ اسمبلی کے اجلاس میں شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ متحدہ قومی موومنٹ پاکستان کے رکن عبدالوسیم نے شہر کی واحد پانی کی فراہم کنندہ کمپنی کے ڈبلیو ایس سی کی شدید گرمی میں پانی کی ہموار فراہمی یقینی بنانے میں ناکامی پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ پورا شہر خصوصاً ضلع وسطی گزشتہ دس روز سے پانی کے بغیر ہے جب اہم سپلائی لائن پھٹ گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ خراب لائن کی مرمت کردی گئی تھی لیکن بجلی کی بندش کی وجہ سے یہ دوبارہ پھٹ گئی۔ انہوں نے کہا کہ پانی کے بحران کی وجہ سے لوگوں کی زندگی اجیرن ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ عبدالوسیم نے کہا کہ شہر میں گیس کی شدید قلت اور بجلی کی بندش پہلے سے موجود ہے اور شدید گرمی ناقابل برداشت ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ شہر کے مسائل حل کیے جائیں۔ پاکستان تحریک انصاف کے پارلیمانی لیڈر شبیر قریشی نے کے الیکٹرک پر بغیر اعلان کے 12 گھنٹے سے زائد کی بجلی بندش کرنے پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ طویل بجلی بندش سے جاری امتحانات میں شریک طلبہ شدید متاثر ہوئے ہیں۔ ادھر ایوان کے کارروائی کے دوران ڈپٹی اسپیکر انتھونی نوید نے حزب اختلاف کے اراکین کی جانب سے پوائنٹس آف آرڈر اٹھانے کے فوری بعد کارروائی جمعرات تک ملتوی کردی جس کی وجہ سے رکن روز کے ایجنڈے پر کوئی کارروائی نہ ہو سکی۔ گزشتہ روز سوالیہ گھنٹے کے دوران اراکین کے تحریری اور زبانی سوالات کے جواب میں سندھ کے ثقافت اور سیاحت کے وزیر سید ذوالفقار علی شاہ نے بتایا کہ صوبے میں اس وقت 12 میوزیم فعال ہیں جہاں سیاحوں اور زائرین کے لیے مختلف سہولیات موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ورلڈ بینک کے صدر نے حال ہی میں موئن جو دڑو کا دورہ کیا اور انہوں نے حزب اختلاف کے اراکین کو بھی موئن جو دڑو آنے کی دعوت دی۔

گٹروں کے غائب ڈھکنوں سے شہریوں کی جان مال کو لاحق خطرہ، بلدیہ انتظامیہ کی مجرمانہ غفلت

چشتیاں

چشتیاں: شہر کے وسط میں متعدد مقامات پر گٹروں کے ڈھکن عرصہ دراز سے غائب ہیں، جس سے راہگیروں اور گاڑیوں کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ اہل محلّہ نے کئی بار بلدیہ انتظامیہ کو تحریری اور زبانی شکایات دیں، لیکن انتظامیہ ہر بار ان شکایات کو نظر انداز کرتی رہی۔ مقامی شہریوں کا کہنا ہے کہ انتظامیہ کا رویہ کسی بڑے سانحے کی منتظر ہے۔ واضح رہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے مین ہول کے ڈھکنوں کی حفاظت اور بروقت مرمت کے حوالے سے سخت ہدایات جاری کی تھیں، مگر چشتیاں کی بلدیہ انتظامیہ ان احکامات پر عملدرآمد سے انکاری ہے۔ شہری عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ بلدیہ چشتیاں میں مبینہ طور پر کرپٹ عناصر کی اجارہ داری ہے، اور بوگس بل (جعلی درخواستیں) تیار کیے جارہے ہیں جس سے خزانے کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ شہریوں کا مطالبہ ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف بلدیہ چشتیاں کا خفیہ آڈٹ کرائیں، اور کرپٹ ملازمین کے خلاف سخت ترین کارروائی عمل میں لائی جائے۔ ساتھ ہی گٹروں کے غائب ڈھکنوں کو فوری طور پر بحال کرایا جائے تاکہ کسی ناگہانی حادثے سے بچا جا سکے۔ فیصلہ کن اقدامات نہ ہوئے تو شہری احتجاج کرنے پر مجبور ہوں گے، مقامی شہریوں کا بیان واضح رہے کہ اس ضمن میں چیف سیکرٹری پنجاب اور کمشنر بہاولپور ڈویژن سے بھی شہریوں نے فوری نوٹس لینے کی اپیل کی ہے۔

چولستان میں تالاب خشک، پانی کی شدید قلت کے باعث مکینوں کی موسمی نقل مکانی شروع

چولستان

بہاولپور: چولستان کے ریگستانی علاقوں میں گزشتہ ایک ماہ سے جاری شدید گرمی اور تپتی دھوپ کے باعث پانی کے ذخائر تیزی سے خشک ہونے لگے ہیں، جس کے نتیجے میں مقامی آبادی اور لاکھوں مویشیوں کو شدید پانی بحران کا سامنا ہے۔ اطلاعات کے مطابق چولستان میں موجود تقریباً دو ہزار قدرتی تالابوں میں سے ایک تہائی خشک ہوچکے ہیں، جس کے بعد صحرائی مکینوں نے پانی اور چارے کی تلاش میں موسمی نقل مکانی شروع کردی ہے۔ ویب پورٹل واش ڈاٹ پی کے کے مطابق یہ تالاب، جنہیں مقامی زبان میں "ٹوبہ" کہا جاتا ہے، چولستان کے تقریباً تین لاکھ افراد اور پندرہ لاکھ مویشیوں کیلئے پینے کے پانی کا بنیادی ذریعہ ہیں۔ شدید گرمی، بلند درجہ حرارت اور تیز بخارات بننے کے عمل نے بیشتر تالاب خشک کردیے ہیں جبکہ بعض علاقوں جیسے چھوری والا، کالی والا، بلوچاں والا، نوری والا اور ٹوٹافن کے تالابوں میں گزشتہ ماہ ہونے والی بارش کے باعث کچھ پانی ابھی موجود ہے۔ پانی کی قلت کے باعث بڑی تعداد میں چولستانی خاندان اپنے مویشیوں سمیت سرسبز علاقوں اور شہروں کی جانب منتقل ہورہے ہیں۔ کئی بستیاں، جہاں مٹی اور پھوس کے مکانات موجود تھے، اب ویران منظر پیش کررہی ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ متعدد افراد عیدالاضحیٰ کے موقع پر اپنے قربانی کے جانور فروخت کرنے کیلئے مختلف شہروں کا رخ بھی کرچکے ہیں۔ چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی جانب سے بعض علاقوں میں زیرزمین پائپ لائنوں کے ذریعے پانی فراہم کیا جارہا ہے، تاہم مقامی افراد کا کہنا ہے کہ یہ فراہمی انسانی آبادی اور مویشیوں کی ضروریات پوری کرنے کیلئے ناکافی ہے۔ کئی علاقوں میں پائپ لائنوں میں لیکج کے باعث پانی کی ترسیل بھی متاثر ہورہی ہے۔

سالڈ ویسٹ مینجمنٹ اختیارات ٹاؤنز اور یوسیز کو منتقل کرنے کیلئے سندھ ہائیکورٹ سے رجوع

کراچی

جماعتِ اسلامی سے تعلق رکھنے والے ٹاؤن میونسپل کارپوریشنز کے چیئرمینوں اور سٹی کونسل میں اپوزیشن لیڈر نے سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ ایکٹ کے خلاف سندھ ہائیکورٹ میں درخواست دائر کردی ہے، جس میں شہر میں صفائی اور کچرا اٹھانے کے تمام اختیارات، فنڈز اور وسائل ٹاؤنز اور یونین کمیٹیوں کو منتقل کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔درخواست گزاروں نے مؤقف اختیار کیا کہ صفائی، کچرا اٹھانا اور تلفی کرنا مقامی حکومتوں کی بنیادی اور لازمی ذمہ داری ہے، تاہم سندھ حکومت نے 2014 میں سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ قائم کر کے مقامی حکومتوں کے اختیارات محدود کر دیے۔درخواست میں کہا گیا کہ موجودہ نظام کے تحت بورڈ نجی کمپنیوں کے ذریعے گھر گھر سے کچرا اٹھانے، سڑکوں کی صفائی اور کچرے کی منتقلی کا کام کروا رہا ہے، لیکن یونین کمیٹیوں اور ٹاؤنز کو اس پورے عمل سے عملاً باہر کر دیا گیا ہے۔درخواست گزاروں نے الزام لگایا کہ نجی کمپنیوں کی کارکردگی غیر تسلی بخش ہے جبکہ متعدد معاملات میں کام سب کنٹریکٹرز کو دے دیا جاتا ہے، جہاں غیر تربیت یافتہ مزدوروں، خواتین، بچوں اور بزرگ افراد سے کم اجرت پر کام لیا جاتا ہے۔درخواست میں مؤقف اپنایا گیا کہ آئین کے آرٹیکل A-140 کے تحت صوبائی حکومت پر لازم ہے کہ وہ سیاسی، انتظامی اور مالی اختیارات منتخب بلدیاتی اداروں کو منتقل کرے، مگر سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ کے ذریعے ایک بنیادی بلدیاتی ذمہ داری صوبائی سطح پر منتقل کر دی گئی ہے جو آئین کی روح کے خلاف ہے۔درخواست گزاروں نے سپریم کورٹ کے 2022 کے فیصلے کا حوالہ بھی دیا، جس میں قرار دیا گیا تھا کہ صوبائی حکومت ایسے منصوبے یا اختیارات اپنے پاس نہیں رکھ سکتی جو مقامی حکومتوں کے دائرہ اختیار میں آتے ہوں۔درخواست میں مزید کہا گیا کہ ناقص صفائی نظام کے باعث شہر میں کچرے کے ڈھیر، بدبو، فضائی آلودگی اور صحت عامہ کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے جبکہ ٹرانسفر اسٹیشنز مستقل کچرا کنڈیوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔درخواست گزاروں نے عدالت سے استدعا کی کہ سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ ایکٹ کو آئین کے آرٹیکل A-140 سے متصادم قرار دیا جائے اور تمام اختیارات، فنڈز، مشینری اور عملہ فوری طور پر متعلقہ ٹاؤنز اور یونین کمیٹیوں کے حوالے کیا جائے۔انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ حتمی قانون سازی تک شہر میں صفائی کا نظام منتخب بلدیاتی اداروں کی نگرانی میں چلایا جائے۔

شہر کراچی میں ناکافی کوڑا کرکٹ اکٹھا کرنے کے خلاف درخواست پر نوٹسز جاری

کراچی

سندھ ہائی کورٹ نے منگل کو مقامی حکومت کے سیکرٹری، سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ اور دیگر افراد کو کراچی میں ناکافی کوڑا کرکٹ جمع کرنے کے انتظامات کے خلاف دائر درخواست پر نوٹسز جاری کر دیے۔سٹی کونسل میں جماعت اسلامی کے قائد حزب اختلاف سعید الدین ایڈووکیٹ اور دیگر نے اپنی درخواست میں کہا کہ ویسٹ مینجمنٹ مقامی حکومتوں کی خصوصی ذمہ داری میں آتا ہے۔انہوں نے بتایا کہ سندھ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے تحت صفائی، کوڑا کرکٹ کا جمع کرنا اور ٹھکانے لگانا ٹاؤن میونسپل کارپوریٹیوں اور یونین کمیٹیوں کے لازمی فرائض میں شامل ہیں۔درخواست گزاروں نے کہا کہ ٹاؤن ایڈمنسٹریشنز پورے نظام کو چلاتی ہیں جس میں سویپرز، ٹرک، ڈمپر، لوڈر اور دیگر مشینری شامل ہوتی ہے۔ یہ نظام موجودہ انتظامات سے زیادہ موثر اور ذمہ دارانہ طریقے سے کام کرتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ صوبائی حکومت نے 2014 میں قانون سازی کے ذریعے سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ قائم کیا جو بعد میں منسوخ کر کے 2021 میں دوبارہ نافذ کیا گیا۔درخواست گزاروں کا کہنا تھا کہ ایس ایس ڈبلیو ایم بی کے فریم ورک نے مؤثر طریقے سے مقامی حکومتوں کے کردار کو ختم کر دیا ہے اور یہ آئینی مینڈیٹ کے ساتھ بنیادی طور پر متصادم ہے۔موجودہ نظام کے تحت ایس ایس ڈبلیو ایم بی صوبائی اور ڈویژنل سطح پر کام کرتا ہے اور ویسٹ مینجمنٹ کی خدمات پرائیویٹ کمپنیوں کو آؤٹ سورس کرتا ہے جس سے یونین کمیٹیاں اور ٹاؤن ایڈمنسٹریشنز مکمل طور پر اس عمل سے خارج ہو گئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ایس ایس ڈبلیو ایم بی کی پرائیویٹ کمپنیوں کی کارکردگی انتہائی غیر تسلی بخش ہے اور یہ کمپنیاں اکثر اپنا کام چھوٹے ٹھیکیداروں کو سب کنٹریکٹ دیتی ہیں جو غیر ہنر مند اور غیر تربیت یافتہ مزدوروں کو معمولی اجرت پر لگاتے ہیں۔ درخواست گزاروں نے کہا کہ کراچی کے شہری شدید مشکلات کا شکار ہیں کیونکہ نہ تو گھروں سے باقاعدگی سے کوڑا اٹھایا جاتا ہے اور نہ ہی سڑکوں اور عوامی مقامات کی صفائی ہوتی ہے۔سندھ ہائی کورٹ کے جسٹس محمد سلیم جیسر کی سربراہی والے ڈویژن بنچ نے لوکل گورنمنٹ سیکرٹری، ایس ایس ڈبلیو ایم بی اور دیگر کو نوٹسز جاری کرتے ہوئے انہیں اپنے جوابات جمع کرانے کی ہدایت کی۔

عیدالاضحی پر پنجاب میں صفائی کا تاریخی آپریشن، مریم نواز شریف نے ورکرز کو 10 ہزار روپے انعام دینے کا اعلان کر دیا

لاہور

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کے وژن کے مطابق عیدالاضحی کے بابرکت ایام میں پنجاب بھر میں صفائی کے مثالی انتظامات کیے گئے۔صبح سویرے سے سڑکوں کی دھلائی اور قربانی کی آلائشوں کو فوری تلف کرنے کا عمل پوری تندہی سے جاری رہا۔ستھرا پنجاب کے تحت عید پر صفائی کا ریکارڈ آپریشن مکمل کیا گیا جس میں ایک لاکھ 84 ہزار سے زائد سینیٹری ورکرز نے شدید گرمی میں 45 سے 50 ڈگری درجہ حرارت کے باوجود 24 گھنٹے خدمات انجام دیں۔تین دنوں میں 2.1 ملین کلوگرام سے زائد چونا، ڈیڑھ لاکھ لیٹر فینائل اور 40 ہزار لیٹر عرق گلاب استعمال کیا گیا جبکہ 4,000 کلومیٹر سے زائد مرکزی شاہراہوں کی واشنگ کی گئی۔سات ہزار کلیکشن پوائنٹس کے ذریعے مؤثر ویسٹ مینجمنٹ یقینی بنایا گیا۔اب تک تین لاکھ 60 ہزار ٹن سے زائد آلائشیں اور کچرا اٹھایا جا چکا ہے، جو گزشتہ سال کے مجموعی ریکارڈ سے بھی زیادہ ہے۔وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی ہدایت پر ستھرا پنجاب کے ورکرز کی شاندار کارکردگی کے اعتراف میں ہر ورکر کے لیے 10 ہزار روپے انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔

ستھرا پنجاب پروگرام میں ایک ارب روپے سے زائد بے ضابطگیوں کا انکشاف

فیصل آباد

ستھرا پنجاب پروگرام کے تحت فیصل آباد میں صفائی کے انتظامات سے متعلق ایک ارب روپے سے زائد کی مبینہ مالی بے ضابطگیوں کا انکشاف سامنے آیا ہے، جس کے بعد فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی (ایف ڈبلیو ایم سی) کے متعدد افسران اور نجی ٹھیکیداروں کے خلاف تحقیقات جاری ہیں۔تحقیقات کے مطابق مبینہ طور پر سرکاری ریکارڈ میں صفائی کے آلات، کنٹینرز، ملازمین اور دیگر سہولیات کی تعداد بڑھا چڑھا کر ظاہر کی گئی، جس کے نتیجے میں قومی خزانے کو بھاری نقصان پہنچا۔ اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ (اے سی ای) کی ابتدائی تحقیقات میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ بعض افسران اور کنٹریکٹرز نے مبینہ ملی بھگت سے ڈیجیٹل ریکارڈ اور آپریشنل ڈیٹا میں ردوبدل کیا۔رپورٹس کے مطابق کاغذات میں 2,317 ویسٹ کنٹینرز ظاہر کیے گئے جبکہ زمینی حقائق میں ان کی تعداد 1,717 پائی گئی۔اسی طرح 633 مبینہ "گھوسٹ" سینیٹری ورکرز کے نام پر تنخواہوں کی ادائیگی اور ویسٹ انکلوژرز کی تعداد میں بھی فرق سامنے آیا ہے۔اینٹی کرپشن حکام نے سابق چیف ایگزیکٹو آفیسر سمیت متعدد افسران اور کنٹریکٹرز کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے جبکہ بعض افراد کی گرفتاریوں کی بھی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔دوسری جانب بعض رپورٹس کے مطابق مزید گرفتاریوں اور کارروائی کے حوالے سے تحقیقات کا عمل جاری ہے۔صوبائی حکومت کا مؤقف ہے کہ جدید مانیٹرنگ اور ڈیجیٹل نگرانی کے نظام کے ذریعے بے ضابطگیوں کا سراغ لگا کر معاملہ فوری طور پر اینٹی کرپشن حکام کے سپرد کیا گیا۔حکام کا کہنا ہے کہ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ذمہ دار عناصر کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی اور قومی خزانے کو ہونے والے نقصان کی وصولی کے لیے بھی اقدامات کیے جائیں گے۔ستھرا پنجاب پروگرام وزیراعلیٰ پنجاب کے فلیگ شپ منصوبوں میں شامل ہے جس کا مقصد صوبے بھر میں شہری اور دیہی علاقوں میں صفائی کے نظام کو بہتر بنانا ہے۔حالیہ انکشافات کے بعد منصوبے میں نگرانی، شفافیت اور احتساب کے نظام پر بھی سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔

عیدالاضحی: پنجاب بھر میں تاریخی صفائی آپریشن، 1 لاکھ 84 ہزار سینیٹری ورکرز اور 60 ہزار گاڑیاں و مشینری متحرک

لاہور

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی خصوصی ہدایات پر عیدالاضحی کے موقع پر صوبہ بھر میں مثالی صفائی انتظامات کے لیے ایک بڑے اور جامع صفائی آپریشن کا آغاز کر دیا گیا ہے، جس میں 1 لاکھ 84 ہزار سینیٹری ورکرز جبکہ 60 ہزار سے زائد مشینری اور گاڑیاں حصہ لیں گی۔حکومت پنجاب کے مطابق اس خصوصی مہم کا مقصد شہریوں کو صاف ستھرا صحت مند اور خوشگوار ماحول فراہم کرنا اور آلائشوں کی بروقت تلفی کو یقینی بنانا ہے۔صوبائی وزیر بلدیات ذیشان رفیق نے بتایا کہ عیدالاضحی صفائی آپریشن کو تین واضح مراحل میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ ہر سطح پر مؤثر، منظم اور بروقت کارروائی ممکن بنائی جا سکے۔ان کے مطابق پہلا مرحلہ عید سے قبل مکمل کیا جا چکا ہے، جس میں تمام ضروری انتظامات، مشینری کی تیاری، عملے کی تعیناتی اور شہریوں میں آلائشیں جمع کرنے کے لیے بیگز کی تقسیم شامل تھی۔انہوں نے کہا کہ دوسرا اور نہایت اہم مرحلہ چاند رات کا ہوگا، جب بازاروں کے بند ہونے کے فوراً بعد پنجاب بھر میں بڑے پیمانے پر صفائی آپریشن شروع کیا جائے گا تاکہ صبح ہونے سے پہلے تمام شہری علاقوں، مارکیٹوں اور مرکزی شاہراہوں کو مکمل طور پر صاف کیا جا سکے۔صوبائی وزیر کے مطابق تیسرا مرحلہ عید کے تینوں دنوں پر مشتمل ہوگا، جس کے دوران تمام متعلقہ محکمے، ضلعی انتظامیہ اور فیلڈ ٹیمیں مسلسل فیلڈ میں موجود رہیں گی۔انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر صفائی آپریشن کی مانیٹرنگ کا عمل بھی مسلسل جاری رکھا جائے گا تاکہ ہر سرگرمی کی مؤثر نگرانی ممکن ہو اور عوام کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔حکومت پنجاب کا کہنا ہے کہ "ستھرا پنجاب" وژن کے تحت صوبے بھر میں صفائی، آلائشوں کی بروقت تلفی اور ماحول دوست اقدامات کو یقینی بنایا جا رہا ہے تاکہ عیدالاضحی کے موقع پر شہریوں کو بہترین بلدیاتی سہولیات فراہم کی جا سکیں۔

ایشین ڈیولپمنٹ بینک کراچی سرکلر ریلوے کی بحالی کے لیے 1 ارب ڈالر فراہم کرے گا

کراچی

برسوں کی تاخیر اور ناکام کوششوں کے بعد کراچی سرکلر ریلوے منصوبے کو بڑی پیشرفت ملی ہے۔ ایشین ڈیولپمنٹ بینک (اے ڈی بی) نے سندھ حکومت کی درخواست پر 1 ارب ڈالر کی مالی معاونت فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے جس سے طویل التواء کا شکار اس منصوبے کی بحالی کی امید پیدا ہوگئی ہے۔ اے ڈی بی کے اعلیٰ سطحی وفد نے سندھ کے چیف سیکرٹری آصف حیدر شاہ سے ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ بینک کے آر سی آر کی بحالی کے لیے 1 ارب ڈالر فراہم کرنے کے لیے تیار ہے جس میں ڈیزائن کا جائزہ، آپریشنل منصوبہ بندی، ادارہ جاتی انتظامات اور مالیاتی ماڈلز کے لیے ابتدائی 10 ملین ڈالر شامل ہیں۔ یہ ملاقات وزیر اعلیٰ سندھ مراد علی شاہ کی کوششوں کا نتیجہ ہے جنہوں نے سی پیک منصوبوں کے تحت آر سی آر کو ترجیحی حیثیت نہ ملنے کے بعد متبادل مالیاتی ذرائع تلاش کرنے کی کوشش کی تھی۔ دسمبر 2016 میں آر سی آر کو سندھ حکومت کی درخواست پر سی پیک میں شامل کیا گیا تھا اور 2017 میں قومی اقتصادی کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی نے اسے منظور کیا تھا۔ تاہم پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے اسے عوامی نجی شراکت داری کے تحت بلڈ آپریٹ ٹرانسفر کی بنیاد پر بحال کرنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن یہ منصوبہ بعد میں ترک کردیا گیا۔ چیف سیکرٹری نے وفد کو بتایا کہ آر سی آر کی بحالی ایک ترجیحی منصوبہ ہے جو کراچی میں نقل وحرکت کو بہتر بنا سکتا ہے، سڑکوں پر دباؤ کم کرسکتا ہے، سستے عوامی ٹرانسپورٹ فراہم کرسکتا ہے اور معاشی سرگرمیوں کو فروغ دے سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ حکومت صوبے بھر میں جدید، محفوظ، موثر اور پائیدار عوامی ٹرانسپورٹ سسٹم بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ چیف سیکرٹری نے متعلقہ محکموں کو دستاویزات کی بروقت فراہمی، اے ڈی بی کے ساتھ قریبی رابطہ اور دیے گئے وقت میں ابتدائی کام مکمل کرنے کی ہدایت کی۔ اس ملاقات میں اے ڈی بی کے ڈپٹی کنٹری ڈائریکٹر حسین حیدر اور سینئر نمائندگان وونے سیو، حمید خان، عمر شفیق اور محمد صادق نے شرکت کی۔

ای چالان سسٹم کے باوجود کراچی کی سڑکوں پر ٹریفک قوانین پر عملدرآمد میں بہتری نہیں آئی

کراچی

کراچی میں ٹریفک قوانین پر عملدرآمد اب بھی غیر یقینی ہے۔ جہاں کیمروں کی تنصیب کے باوجود ناقص سگنلز، مٹی ہوئی سٹاپ لائنز، زیبرا کراسنگ اور دیگر مسائل کی وجہ سے افراتفری برقرار ہے۔ ٹریفک پولیس نے اکتوبر 2025 میں شہر کی بڑی شاہراہوں پر فیس لیس ای ٹکٹنگ سسٹم شروع کیا تھا۔ جنوری سے مارچ تک ای چالانوں کی تعداد میں اضافہ ہوا جبکہ اپریل میں کمی واقع ہوئی۔ جنوری میں 990,128، فروری میں 099,156، مارچ میں 033164 اور اپریل میں 437,144 ای چالان جاری کیے گئے۔ شہر کی مختلف شاہراہوں پر مسافروں اور بائیک سواروں کا رویہ ان سڑکوں پر زیادہ محتاط پایا گیا جہاں کیمروں کی تنصیب یا فعال سگنلز موجود ہیں۔ یہ بات شاہراہ فیصل، آئی آئی چندریگر روڈ، بوٹ بیسن اور پی آئی ڈی سی سگنل پر واضح طور پر دیکھنے کو ملی۔ تاہم آرٹس کونسل چوک اور اس سے منسلک سڑکوں پر صورتحال زیادہ خراب پائی گئی جہاں کیمروں اور سگنلز کے ناقص ہونے کی وجہ سے کئی سمتوں سے آنے والی گاڑیاں ایک دوسرے سے ٹکرا رہی تھیں اور ٹریفک کو دستی طور پر کنٹرول کیا جارہا تھا۔ شاہراہ نور جہاں سے نمائش تک کے راستے میں جہاں ٹریفک سگنلز کام نہیں کررہے، وارڈنز فعال طور پر ٹریفک کو کنٹرول کررہے تھے۔ تاہم زیادہ تر بائیک سوار ہیلمٹ نہیں پہن رہے تھے۔ کچھ بائیک سواروں نے اپنی نمبر پلیٹوں کو کپڑے سے چھپا رکھا تھا۔ ڈی آئی جی ٹریفک پیر محمد شاہ کا کہنا ہے کہ گزشتہ چار ماہ کے دوران ٹریفک پولیس نے 55993,5 ای چالان جاری کیے ہیں۔ ٹیکنالوجی کے انضمام سے پتہ لگانے اور دستاویزات میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غلط سمت میں ڈرائیونگ ایک سنگین تشویش ہے اور اسے فیلڈ تعیناتیوں اور ٹارگٹڈ کارروائیوں کے ذریعے حل کیا جارہا ہے۔ سی سی ٹی وی کوریج کو دوسرے مرحلے میں بڑھایا جارہا ہے اور کیمروں کی تعداد میں 0002 سے زائد کا اضافہ کیا جائے گا۔

عید سے قبل مسافروں کی بڑی تعداد کے باعث سڑک حادثات میں 30 فیصد اضافہ، 10 اموات، 062,2 زخمی

لاہور

عیدالاضحیٰ کے موقع پر شہریوں کی بڑی تعداد اپنے آبائی شہروں کو روانہ ہوئی جس کے باعث گزشتہ دو روز کے دوران پنجاب میں سڑک حادثات میں اموات اور زخمیوں کی تعداد میں تقریباً 30 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ ریسکیو 1122 کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران پنجاب کے 37 اضلاع میں 725,1 سڑک حادثات پیش آئے۔ ان حادثات میں 10 افراد جاں بحق جبکہ 062,2 زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں سے 900 شدید زخمیوں کو مختلف ہسپتالوں منتقل کیا گیا جبکہ 124,1 معمولی زخمیوں کو موقع پر ہی طبی امداد فراہم کی گئی۔ ریسکیو 1122 کے مطابق 79 فیصد حادثات موٹر بائیکس کے شامل تھے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹریفک قوانین کی سختی سے پابندی اور لین ڈسپلین کو یقینی بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق 198,1 ڈرائیورز، 76 کم عمر ڈرائیورز، 195 پیدل چلنے والے اور 641 مسافر حادثات کا شکار ہوئے۔ حادثات میں 748,1 مرد اور 324 خواتین شامل تھیں۔ متاثرین میں 431 افراد کی عمر 18 سال سے کم، 035,1 افراد کی عمر 18 سے 40 سال کے درمیان جبکہ 568 افراد کی عمر 40 سال سے زائد تھی۔ لاہور میں سب سے زیادہ 413 حادثات رپورٹ ہوئے جن میں 519 افراد متاثر ہوئے۔ ملتان میں 125 اور فیصل آباد میں 123 زخمی ہوئے۔ ریسکیو 1122 کے سیکرٹری ڈاکٹر رضوان ناصر نے عید کے ایام میں تمام اضلاع میں ہنگامی منصوبوں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ عید کے دوران 000,12 سے زائد ریسکیورز تعینات کیے جائیں گے۔ پنجاب بھر میں 300,2 ریسکیو موٹر بائیکس، 896 ایمبولینسز اور 316 فائر گاڑیاں تعینات ہوں گی۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ آبائی شہروں جاتے ہوئے احتیاط سے ڈرائیو کریں، بڑے عید کے مقامات پر خصوصی ریسکیو پوسٹس قائم کی جائیں گی اور صوبائی ایمرجنسی آپریشن سینٹر چوبیس گھنٹے فعال رہے گا۔

کراچی سرکلر ریلوے کی 72.2 ایکڑ قیمتی اراضی قبضہ مافیا سے واگزار کرالی گئی

کراچی

پاکستان ریلویز نے شہر میں انسداد قبضہ آپریشن کے دوران اپنی 72.2 ایکڑ قیمتی اراضی قبضہ مافیا سے واگزار کرلی ہے۔ اس آپریشن کے دوران 12 افراد کو گرفتار کرکے ان کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا۔ پاکستان ریلویز کی جانب سے آپریشن کے بعد جاری کردہ پریس بیان کے مطابق یہ اراضی پرانی کراچی سرکلر ریلوے (KCR) لائن پر ڈہ ڈوزن کے مقام پر ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز (اوجھا کیمپس) اور کنگ کلاسک اپارٹمنٹس کے قریب واقع ہے۔ حکام کے مطابق واگزار کی گئی اراضی کی مالیت 42.1 ارب روپے سے زائد ہے۔ ریلوے ریکارڈ کے مطابق یہ اراضی کے سی آر کے مخصوص کوریڈور کا حصہ ہے جو قانونی طور پر پاکستان ریلویز کی ملکیت ہے۔ ذرائع کے مطابق اس اراضی پر ایک پرائیویٹ بلڈر کی جانب سے رہائشی منصوبہ تعمیر کیا جا رہا تھا اور ریلوے اراضی پر غیر قانونی قبضہ ثابت ہوا۔ ریلوے انتظامیہ نے 25 مئی کو عدالت کی جانب سے اسٹے آرڈر کی توسیع سے انکار کرنے کے بعد یہ کارروائی کی۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ریلویز کراچی جمشید عالم کی خصوصی ہدایت پر یہ آپریشن کیا گیا۔ ریلوے ترجمان کے مطابق وزیر ریلوے محمد حنیف عباسی کے ویژن کے تحت ملک بھر میں ریلوے اراضی کو قبضہ مافیا سے آزاد کرانے کی مہم جاری ہے اور قومی اثاثوں پر غیر قانونی قبضہ کسی بھی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ یہ آپریشن ایس پی پاکستان ریلویز کراچی محمد امین عالم کی نگرانی میں کیا گیا جس میں ڈویژنل ایگزیکٹو انجینئر ملک مزمل حسین، ڈپٹی ڈائریکٹر پراپرٹی اینڈ لین محترمہ عظمیٰ، اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر ممتاز علی پھل، ڈی ایس پی ریلوے پولیس سید ذوالفقار علی شاہ اور دیگر افسران نے شرکت کی۔

راولپنڈی میں الیکٹرک بس اسٹاپس کو نامعلوم افراد کا نشانہ، متعدد بس شیلٹرز تباہ

راولپنڈی

راولپنڈی میں الیکٹرک بس سروس کے مختلف بس اسٹاپس کو نامعلوم افراد نے نقصان پہنچایا ہے جس کے بعد راولپنڈی میونسپل کارپوریشن (آر ایم سی) نے تباہی پھیلانے والوں کے خلاف پولیس میں رپورٹ درج کرائی ہے۔ ضلع انتظامیہ کے ایک سینئر افسر نے بتایا کہ کچھ نامعلوم افراد نے مختلف مقامات پر بس شیلٹرز کو نقصان پہنچایا جس کے بعد مقامی پولیس کو سیف سٹی کے تحت نصب سرویلنس کیمروں سے ملزمان کی شناخت کے لیے مدد طلب کی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ لیاقت باغ میں الیکٹرک بس اسٹاپ اور میٹرو بس اسٹیشن پر کیمروں کی موجودگی تھی تاہم کچھ مقامات سے کیمروں کی عدم موجودگی پائی گئی۔ آر ایم سی میونسپل آفیسر رفاقت گوندل نے بتایا کہ لیاقت باغ، شمس آباد اور دیگر الیکٹرک بس اسٹاپس پر شیلٹرز کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیو ٹاؤن اور بنی سمیت مختلف تھانوں میں رپورٹ جمع کروائی گئی ہے۔ آر ٹی اے سیکرٹری اسد شیرازی کا کہنا تھا کہ مقامی پولیس نے تحقیقات شروع کردی ہیں اور اس سلسلے میں سرویلنس کیمروں سے مدد لی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ صوبائی حکومت نے بھی واقعے کی رپورٹ طلب کرلی ہے اور تباہ شدہ شیلٹرز کی مرمت کرنے کی ہدایت کردی گئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بظاہر یہ بس سروس کو نقصان پہنچانے کی منصوبہ بند کوشش ہے۔ الیکٹرک بسوں کا سفر خواتین، طلبہ اور بزرگ شہریوں کے لیے مفت ہے اور روزانہ مسافروں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ واضح رہے کہ الیکٹرک بسیں مسلم لیگ نون کی زیر قیادت پنجاب حکومت کے فلیگ شپ منصوبوں میں سے ہیں۔ راولپنڈی میں اس وقت 45 الیکٹرک بسیں سات روٹس پر چل رہی ہیں جبکہ حکومت مزید 35 بسیں لا کر تین نئے روٹس شروع کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔

ماحولیات

کراچی

اسلام آباد: وفاقی وزیر قانون اعظم نذیر تارڑ نے کہا ہے کہ ماحولیاتی تبدیلی کے چیلنجز سے نمٹنے کیلئے صرف پالیسیاں کافی نہیں بلکہ عوامی رویوں میں تبدیلی ناگزیر ہے۔انہوں نے کہا کہ موسمیاتی بحران سے نمٹنے میں سب سے بڑی رکاوٹ عملی ارادے اور سنجیدگی کی کمی ہے۔وہ بدھ کو ڈان میڈیا گروپ کے زیراہتمام دو روزہ "بریتھ پاکستان کلائمیٹ کانفرنس" سے خطاب کر رہے تھے۔وزیر قانون نے کہا کہ جب تک لوگ اپنی روزمرہ عادات تبدیل نہیں کریں گے، ایسی کانفرنسیں محض گفتگو تک محدود رہیں گی۔انہوں نے کہا کہ پلاسٹک بیگز کے استعمال پر برسوں سے پابندی کی بات کی جارہی ہے لیکن آج بھی یہ ہر جگہ استعمال ہورہے ہیں۔اسی طرح لوگ معمولی کاموں کیلئے بھی بڑی گاڑیاں استعمال کرتے ہیں جبکہ پبلک ٹرانسپورٹ کو ترجیح نہیں دی جاتی۔اعظم نذیر تارڑ نے لاہور کی اورنج لائن میٹرو ٹرین کو تیز، صاف اور جدید ٹرانسپورٹ کی بہترین مثال قرار دیتے ہوئے عوام پر زور دیا کہ وہ ذاتی گاڑیوں کے بجائے پبلک ٹرانسپورٹ اپنانے کی عادت ڈالیں۔انہوں نے کہا کہ تبدیلی کا آغاز ہر فرد کو خود سے کرنا ہوگا۔انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان میں ماحولیاتی تحفظ کیلئے قانونی فریم ورک میں زیادہ خلا نہیں بلکہ اصل مسئلہ ان قوانین پر عملدرآمد کیلئے مضبوط عزم کا فقدان ہے۔ان کا کہنا تھا کہ اگر آج مؤثر اقدامات نہ کیے گئے تو آنے والی نسلیں بھی انہی ماحولیاتی مسائل کا سامنا کریں گی۔اس موقع پر قومی اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر غلام مصطفیٰ شاہ نے کہا کہ موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کیلئے وفاق اور صوبوں کے درمیان مؤثر رابطہ اور تعاون ناگزیر ہے۔انہوں نے کہا کہ آئینی ترامیم کے بعد ماحولیاتی تحفظ کو مزید اہمیت حاصل ہوئی ہے اور اب اصل چیلنج پالیسی سازی نہیں بلکہ اس پر عملدرآمد ہے۔سندھ اسمبلی کے رکن مخدوم فخر الزمان نے کہا کہ سندھ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کو براہ راست برداشت کر رہا ہے۔انہوں نے یاد دلایا کہ 2022 کے سیلاب سے ایک کروڑ سے زائد افراد متاثر ہوئے جبکہ انڈس ڈیلٹا کا رقبہ بھی خطرناک حد تک کم ہو چکا ہے۔انہوں نے زور دیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی کو صرف بحران نہیں بلکہ ایک اہم موڑ سمجھتے ہوئے حقیقت پسندانہ قانون سازی اور عملی اقدامات کیے جائیں۔

ماحولیاتی بحران سے نمٹنے کیلئے رویوں میں تبدیلی ناگزیر ہے، وزیر قانون

لاہور

سندھ شدید ہیٹ ویو کی لپیٹ میں، کئی شہروں میں درجہ حرارت 50 ڈگری تک جانے کا امکان

محکمہ موسمیات کی 25 سے 31 مئی تک الرٹ جاری، بچوں، خواتین اور بزرگوں کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ہدایت

پاکستان محکمہ موسمیات نے سندھ بھر میں 25 سے 31 مئی کے دوران شدید ہیٹ ویو کی وارننگ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ کئی اضلاع میں درجہ حرارت معمول سے 4 سے 6 ڈگری سینٹی گریڈ زیادہ رہ سکتا ہے۔محکمہ موسمیات کے مطابق بالائی فضاؤں میں ہائی پریشر سسٹم بننے کے باعث اندرون سندھ میں شدید گرمی کی لہر متوقع ہے۔سکھر، شکارپور، جیکب آباد، لاڑکانہ اور دادو میں درجہ حرارت 47 سے 50 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔اسی طرح شہید بینظیر آباد، خیرپور، گھوٹکی اور نوشہرو فیروز میں بھی شدید گرمی کی پیشگوئی کی گئی ہے۔محکمہ موسمیات کے مطابق حیدرآباد، بدین، تھرپارکر، عمرکوٹ اور مٹھی میں درجہ حرارت 44 سے 47 ڈگری تک رہنے کا امکان ہے جبکہ جامشورو، ٹھٹھہ، ٹیاری اور سانگھڑ بھی شدید گرمی سے متاثر ہوں گے۔پی ایم ڈی نے شہریوں خصوصاً بچوں، خواتین اور بزرگوں کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے، غیر ضروری طور پر دھوپ میں نکلنے سے گریز کرنے اور پانی کا زیادہ استعمال کرنے کی ہدایت کی ہے۔کسانوں اور مویشی پالنے والوں کو بھی فصلوں اور جانوروں کی حفاظت یقینی بنانے کا مشورہ دیا گیا ہے۔دوسری جانب کراچی میں آئندہ چند روز کے دوران گرم اور مرطوب موسم برقرار رہنے کی پیشگوئی کی گئی ہے جہاں درجہ حرارت 35 سے 37 ڈگری سینٹی گریڈ تک جا سکتا ہے۔

صحت

خیبر

خیبر: تیراہ سے بے گھر افراد کی آمد، ڈوگرہ سول ہسپتال پر مریضوں کا غیر معمولی دباؤ

ضلع خیبر کی تحصیل باڑہ میں واقع ڈوگرہ سول ہسپتال تیراہ سے ہزاروں بے گھر افراد (آئی ڈی پیز) کی آمد کے بعد شدید دباؤ کا شکار ہو گیا ہے۔مریضوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافے کے باعث ہسپتال کے محدود وسائل، طبی عملے اور سہولیات پر بوجھ بڑھ گیا ہے، جس سے علاج معالجے کا نظام متاثر ہونے لگا ہے۔ہسپتال کے ریکارڈ کے مطابق تیراہ سے نقل مکانی کرنے والے خاندانوں کی آمد کے بعد روزانہ آؤٹ پیشنٹ ڈیپارٹمنٹ (او پی ڈی) میں مریضوں کی تعداد 600 سے 700 کے بجائے بڑھ کر ایک ہزار سے تجاوز کر گئی ہے، جبکہ لیبارٹری میں روزانہ ہونے والے ٹیسٹوں کی تعداد بھی 500 سے 600 سے بڑھ کر تقریباً 200,1 تک پہنچ گئی ہے۔ذرائع کے مطابق آپریشن تھیٹر، شعبہ امراضِ نسواں، ایکسرے یونٹ اور دیگر شعبے پہلے ہی محدود وسائل کے ساتھ کام کر رہے تھے، تاہم نئے مریضوں کی بڑی تعداد نے صورتحال مزید مشکل بنا دی ہے۔ڈوگرہ ہسپتال نہ صرف باڑہ اور تیراہ بلکہ ضلع اورکزئی اور پشاور کے ملحقہ علاقوں سنگو، شیخان، مشو خیل اور سربند کے مریضوں کو بھی طبی سہولیات فراہم کر رہا ہے، جس کے باعث ہسپتال پر مسلسل دباؤ برقرار ہے۔سماجی رہنما تراب علی نے کہا کہ جدید تشخیصی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے بڑی تعداد میں مریضوں کو پشاور کے ہسپتالوں میں ریفر کرنا پڑتا ہے، جس سے پہلے ہی مالی مشکلات کا شکار بے گھر خاندانوں پر اضافی اخراجات کا بوجھ پڑ رہا ہے۔انہوں نے بتایا کہ تیراہ سے آنے والے متعدد افراد کمپیوٹرائزڈ او پی ڈی سلپ حاصل کرنے کے طریقہ کار سے بھی واقف نہیں، جس کے باعث انہیں مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ڈوگرہ سول ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر عالمگیر نے کہا کہ ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکل عملے کی پوری ٹیم محدود وسائل کے باوجود مریضوں کو بہترین طبی سہولیات فراہم کرنے کی کوشش کر رہی ہے، تاہم اضافی مریضوں کے باعث عملہ شدید دباؤ کا شکار ہے۔انہوں نے بتایا کہ اس وقت ٹائپ ڈی ہسپتال تقریباً چھ لاکھ افراد کی طبی ضروریات پوری کر رہا ہے، جبکہ ہسپتال کو موجودہ صورتحال سے نمٹنے کے لیے فوری طور پر ٹائپ سی میں اپ گریڈ کرنا ناگزیر ہو چکا ہے۔ضلعی محکمہ صحت کے حکام کے مطابق دور دراز علاقوں میں قائم 64 بنیادی مراکز صحت میں سے کم از کم سات مکمل طور پر بند ہیں جبکہ تین مراکز محدود سہولیات کے ساتھ فعال ہیں، جس کے باعث زیادہ تر مریض ڈوگرہ سول ہسپتال کا رخ کرنے پر مجبور ہیں۔سابق چیئرمین ویلج کونسل جاوید خان آفریدی نے مطالبہ کیا کہ بند مراکز صحت کو فوری فعال کیا جائے اور ڈوگرہ ہسپتال میں مزید ڈاکٹروں، نرسوں اور طبی عملے کی تعیناتی عمل میں لائی جائے تاکہ باڑہ اور تیراہ کے عوام کو بہتر طبی سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ادھر باڑہ سے منتخب رکن صوبائی اسمبلی اور خیبر ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ ایڈوائزری کمیٹی کے چیئرمین عبدالغنی نے کہا کہ ڈوگرہ سول ہسپتال کو ٹائپ سی میں اپ گریڈ کرنے کی منظوری، فزیبلٹی اسٹڈی اور پی سی ون کی تکمیل کے بعد باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کیا جا چکا ہے۔

کراچی

کراچی میں پولیو بوسٹر مہم کے پہلے 6 روز میں 43 فیصد ہدف مکمل

89 یونین کونسلوں میں پولیو وائرس کی موجودگی، 21 لاکھ سے زائد بچوں کو ویکسین دینے کا ہدف

کمشنر کراچی سید حسن نقوی نے منگل کو خانہ بدوش بچوں کے لیے قائم ویکسینیشن کیمپ کا دورہ کیا اور اپنے دفتر میں 11 سے 24 مئی تک جاری پولیو بوسٹر مہم کا جائزہ لینے کے لیے اجلاس کی صدارت کی۔اجلاس میں ڈپٹی کمشنر ساؤتھ جاوید نبی کھوسو اور کمشنر پولیو ٹاسک فورس کے کوآرڈینیٹر سعود یعقوب نے کمشنر کو مہم کی پیشرفت سے آگاہ کیا۔حکام نے بتایا کہ اس مہم کے تحت 10 سال تک کے بچوں کو پولیو کے قطرے پلائے جا رہے ہیں جبکہ بغیر سوئی کے نیڈل لیس جیٹ انجیکٹر کے ذریعے بوسٹر ڈوزیں بھی دی جا رہی ہیں۔حکام نے کمشنر کو بتایا کہ مہم کے پہلے چھ دنوں کے دوران 43 فیصد بچوں کو ویکسین لگائی جا چکی ہے۔یہ مہم 10 سال تک کے 92.21 لاکھ بچوں کو ویکسین لگانے کا ہدف رکھتی ہے۔حکام نے بتایا کہ ماحولیاتی نگرانی میں کراچی کی 89 یونین کونسلوں میں پولیو وائرس کی موجودگی کا پتہ چلا ہے۔

اسلام آباد

ہیلتھ سروسز اکیڈمی اور ایچ بی ایس کے زیر اہتمام "معرکۂ حق بنیان المرصوص اسپورٹس گالا" کی رنگا رنگ تقریب

ہیلتھ سروسز اکیڈمی اور ایچ بی ایس کے زیر اہتمام "معرکۂ حق بنیان المرصوص اسپورٹس گالا" کی پروقار تقریب منعقد ہوئی، جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات، اساتذہ، طلبہ اور کھیلوں سے وابستہ افراد نے شرکت کی۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر شہزاد خان نے کہا کہ کھیل نوجوانوں میں نظم و ضبط، برداشت اور قومی یکجہتی کے فروغ کا اہم ذریعہ ہیں انہوں نے کہا کہ اسپورٹس گالا جیسے مثبت اور صحت مند سرگرمیاں نوجوان نسل کو تعمیری سرگرمیوں کی طرف راغب کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔اس موقع پر ڈاکٹر ریاض جنجوعہ نے بھی خطاب کیا اور کہا کہ تعلیمی اداروں میں کھیلوں کے فروغ سے طلبہ کی جسمانی و ذہنی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ نوجوانوں کو مثبت سرگرمیوں کی فراہمی کے لیے ایسے پروگرامز کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔تقریب کے دوران اسٹیج پر شہباز اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے پروفیسرز اور ڈاکٹرز بھی موجود تھے۔مقررین نے اسپورٹس گالا کے انعقاد کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے منتظمین کی کاوشوں کو سراہا تقریب کے اختتام پر شرکاء نے کھیلوں کے فروغ اور نوجوان نسل کی کردار سازی کے لیے مشترکہ عزم کا اظہار کیا۔

گرین انکلیو I- منصوبے میں 16 سالہ تاخیر: وفاقی محتسب نے ایف جی ای ایچ اے کو دوبارہ طلب کرلیا

اسلام آباد وفاقی محتسب نے گرین انکلیو I- ہاؤسنگ منصوبے میں مسلسل تاخیر اور سابقہ احکامات پر عملدرآمد نہ ہونے پر ایک بار پھر فیڈرل گورنمنٹ ایمپلائز ہاؤسنگ اتھارٹی (FGEHA) کو نوٹس جاری کرتے ہوئے 10 جون 2026 تک تازہ پیش رفت رپورٹ جمع کرانے کی ہدایت کر دی ہے۔ یہ معاملہ گرین انکلیو I- کے الاٹیوں، خصوصاً چوہدری امجد علی اور دیگر متاثرین کی شکایات پر زیر سماعت ہے جن کا موقف ہے کہ 2009 میں شروع ہونے والا منصوبہ 16 سال گزرنے کے باوجود مکمل نہیں ہو سکا، جبکہ اضافی زمینی چارجز ادا کرنے کے باوجود انہیں پلاٹوں کا قبضہ بھی فراہم نہیں کیا گیا۔ وفاقی محتسب نے گزشتہ سال 17 دسمبر 2025 کو ایف جی ای ایچ اے کو منصوبے کی ترقیاتی سرگرمیاں تیز کرنے اور الاٹیوں کے تحفظات دور کرنے کی ہدایت کی تھی، تاہم متاثرین کے مطابق ان احکامات کے باوجود عملی طور پر کوئی نمایاں پیش رفت نہیں ہوئی۔ بعد ازاں 13 اپریل 2026 کو بھی ایک یاد دہانی جاری کی گئی لیکن ترقیاتی کام دوبارہ شروع نہ ہو سکے۔ 5 مئی 2026 کو ہونے والی عملدرآمد سماعت کے دوران ایف جی ای ایچ اے حکام نے منصوبے میں تاخیر کی مختلف وجوہات پیش کیں، تاہم وفاقی محتسب کے سیکریٹریٹ نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ ادارہ مطلوبہ پیش رفت رپورٹ بھی مقررہ وقت پر جمع کرانے میں ناکام رہا۔ 20 مئی 2026 کو جاری کیے گئے تازہ حکم میں وفاقی محتسب نے ایف جی ای ایچ اے کے

ڈائریکٹر جنرل کو ہدایت کی ہے کہ وہ ذاتی طور پر معاملے کا جائزہ لیں، متاثرین کی شکایات کا فوری ازالہ کریں اور دسمبر 2025 کے فیصلے پر مکمل عملدرآمد یقینی بنائیں۔ منصوبے کے ایک الاٹی اسلم چوہدری نے کہا کہ انہوں نے اپنی زندگی بھر کی جمع پونجی اس منصوبے میں لگائی، لیکن آج تک پلاٹ کا قبضہ نہیں مل سکا۔ ان کا کہنا تھا کہ الاٹی برسوں سے صرف یقین دہانیاں سن رہے ہیں، جبکہ زمینی حقائق میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آتی۔ ایک اور متاثرہ الاٹی فضل مولا نے کہا کہ متعدد ریٹائرڈ سرکاری ملازمین اب بھی کرائے کے گھروں میں رہنے پر مجبور ہیں، جبکہ ان کے خریدے گئے پلاٹس تاحال غیر ترقی یافتہ ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ وفاقی محتسب کے احکامات پر فوری عملدرآمد کرتے ہوئے منصوبہ مکمل کیا جائے۔ متاثرین کی نمائندگی کرنے والے چوہدری امجد علی کے مطابق منصوبے میں تاخیر سے 282,3 خاندان متاثر ہو رہے ہیں، جبکہ کئی الاٹی اپنے خوابوں کے گھر بنائے بغیر ہی انتقال کر چکے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر عید کے بعد بھی صورتحال میں بہتری نہ آئی تو متاثرین ایف جی ای ایچ اے کے دفتر کے سامنے پرامن احتجاج کریں گے۔ واضح رہے کہ گرین انکلیو I- منصوبے میں مجموعی طور پر 282,3 رہائشی پلاٹس شامل ہیں، جن میں مختلف سائز کے پلاٹس الاٹیوں کو مختص کیے گئے تھے، تاہم ترقیاتی کام مکمل نہ ہونے کے باعث بیشتر الاٹی آج بھی قبضے کے منتظر ہیں۔

نشتر اسپتال میں ایچ آئی وی اسکریننگ میں غفلت، انکوائری میں 10 ڈاکٹرز اور افسران قصوروار قرار، پنجاب حکومت کی کارروائی

لاہور نشتر میڈیکل یونیورسٹی و اسپتال ملتان کی انکوائری کمیٹی نے ایک ایسے مریض کی سرجری کے معاملے میں، جس کے بعد ایچ آئی وی مثبت (Positive HIV) ہونے کا انکشاف ہوا، 10 ڈاکٹرز اور اسپتال کے افسران کو غفلت، بدانتظامی اور مقررہ طبی پروٹوکول کی خلاف ورزی کا ذمہ دار قرار دے دیا ہے۔ پنجاب حکومت نے انکوائری رپورٹ کی روشنی میں متعدد ڈاکٹرز اور طبی عملے کو معطل کرتے ہوئے مزید محکمانہ کارروائی شروع کر دی ہے۔ انکوائری رپورٹ کے مطابق مریض کی سرجری سے قبل لازمی ایچ آئی وی اسکریننگ کے نتائج بروقت چیک، اپ لوڈ اور متعلقہ شعبوں تک پہنچانے میں سنگین کوتاہیاں کی گئیں، جس کے باعث مریض کا آپریشن مکمل ہونے کے بعد اس کے ایچ آئی وی سے متاثرہ ہونے کی تصدیق ہوئی۔ رپورٹ میں سینئر رجسٹرار ڈاکٹر فریحہ احمد، اسٹاف نرس ردا زہرا، ڈاکٹر شہباز انور، ڈاکٹر محمد علی جان اور ڈاکٹر محمد نعیم اختر کو غفلت اور قواعد کی خلاف ورزی کا ذمہ دار قرار دیا گیا، جس پر پنجاب حکومت نے انہیں فوری طور پر معطل کر دیا ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر ثانیہ سعید، ڈاکٹر عرصہ عارف اور ڈاکٹر اختر کی پوسٹ گریجویٹ ٹریننگ بھی معطل کر دی گئی، جبکہ اینستھیزیا اور پیتھالوجی کے مزید دو ڈاکٹرز کے خلاف بھی کارروائی کی سفارش کی گئی ہے۔ تحقیقات کے مطابق بعض ڈاکٹرز نے لازمی چیک لسٹ مکمل کیے بغیر سرجری کی، جبکہ لیبارٹری اور پیتھالوجی عملے نے ایچ آئی وی رپورٹ بروقت متعلقہ شعبوں تک نہ پہنچائی اور نہ ہی اسے اسپتال کے ڈیجیٹل سسٹم پر وقت پر اپ لوڈ کیا۔ اینستھیزیا ٹیم پر بھی مریض کو

آپریشن کے لیے فٹ قرار دینے سے قبل مطلوبہ اسکریننگ رپورٹ کی تصدیق نہ کرنے کا الزام عائد کیا گیا۔ پنجاب کے وزیر صحت خواجہ سلمان رفیق نے کہا ہے کہ مریضوں کے علاج اور حفاظتی پروٹوکول میں کسی بھی قسم کی غفلت برداشت نہیں کی جائے گی اور ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی جاری رہے گی۔ واضح رہے کہ نشتر اسپتال اس سے قبل بھی ایچ آئی وی سے متعلق ایک بڑے تنازع کا سامنا کر چکا ہے، جب 2024 میں نیفرولوجی اور ڈائیلاسز یونٹ میں ایچ آئی وی کے پھیلاؤ کے باعث متعدد مریض متاثر ہوئے تھے، جس پر بھی اعلیٰ سطح کی تحقیقات اور انتظامی کارروائیاں کی گئی تھیں۔

بہاولنگر: اینٹی کرپشن سے نکالے جانے والے اہلکار کی پولیس سے بھی مبینہ غیر حاضر، سیاسی دباؤ کے تحت معاملہ دبانے کی کوشش؟

بہاولنگر محکمہ اینٹی کرپشن پنجاب سے بدعنوانی اور قواعد کی خلاف ورزی کے الزامات پر نکالے گئے پولیس اہلکار محمد اسلم کے حوالے سے ایک نیا تنازع سامنے آ گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق اینٹی کرپشن سے واپس ضلع پولیس بہاولنگر بھیجے جانے کے باوجود مذکورہ اہلکار نے اپنے اصل محکمے میں رپورٹ نہیں کیا اور مبینہ طور پر مسلسل غیر حاضر ہے، تاہم ضلعی پولیس اس صورتحال پر تاحال واضح مؤقف دینے سے گریزاں ہے، جس سے مبینہ سرپرستی اور سیاسی دباؤ کے تحت معاملہ دبانے کے خدشات جنم لے رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق ضلع پولیس بہاول نگر کے کانسٹیبل محمد اسلم کو 11 ستمبر 2015 کو اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ پنجاب سے باضابطہ طور پر برطرف کیا گیا تھا۔ اس وقت جاری ہونے والے سرکاری حکم نامے میں واضح کیا گیا تھا کہ مذکورہ اہلکار فوری طور پر اپنے پیرنٹ ڈیپارٹمنٹ یعنی ضلع پولیس بہاولنگر میں رپورٹ کرے گا جبکہ آئندہ اینٹی کرپشن میں کسی بھی تعیناتی کے لیے نااہل تصور ہوگا۔ اس کے باوجود ذرائع کا دعویٰ ہے کہ محمد اسلم کو 2021 میں دوبارہ اینٹی کرپشن میں تعینات کر دیا گیا، جس پر پہلے ہی محکمانہ شفافیت اور اثر و رسوخ کے استعمال کے حوالے سے سوالات اٹھ رہے تھے۔ بعد ازاں ڈائریکٹر جنرل اینٹی کرپشن پنجاب کے احکامات کے تحت اسے دوبارہ اینٹی کرپشن سے واپس ضلع پولیس بہاول نگر رپورٹ کرنے کی ہدایت کی گئی۔ ذرائع کے مطابق سرکل انچارج اینٹی کرپشن بہاول نگر محمد اکرم زکی نے 9 مارچ 2026 کو باضابطہ طور پر محمد اسلم کو ضلع پولیس بہاولنگر واپس روانہ کر دیا تھا، تاہم حیران کن طور پر مذکورہ اہلکار نے اب تک ضلع پولیس میں رپورٹ نہیں کیا اور مبینہ طور پر مسلسل غیر حاضر ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ صورتحال مزید مشکوک اس وقت ہوئی جب ضلعی پولیس بہاول نگر نے اس معاملے پر خاموشی اختیار کر لی اور یہ واضح نہیں

کیا جا رہا کہ محمد اسلم اس وقت کہاں تعینات ہے، اس کی حاضری کس ریکارڈ میں ظاہر ہو رہی ہے اور اس کے خلاف غیر حاضری پر کیا کارروائی کی گئی ہے۔ اندرونی ذرائع کے مطابق کانسٹیبل محمد اسلم مبینہ طور پر سیاسی اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے اپنے خلاف محکمانہ کارروائی رکوانے اور دوبارہ کسی حساس عہدے پر تعیناتی کی کوششوں میں مصروف ہے، جبکہ ضلعی پولیس کی خاموشی بھی کئی سوالات کو جنم دے رہی ہے۔ ذرائع نے مزید دعویٰ کیا ہے کہ محمد ا کا نام بہاول نگر کے ایک متنازع "ایجوکیشن کرپشن کیس" میں بھی سامنے آ چکا ہے، جہاں اس پر الزام ہے کہ اس نے بعض سرکاری افسران اور ملازمین کو کیسوں میں نامزد کروا کر مبینہ طور پر مالی فوائد حاصل کیے۔ یہ بھی الزام عائد کیا گیا کہ وہ خود کو اینٹی کرپشن کا ڈپٹی ڈائریکٹر ظاہر کر کے مختلف افسران کو فون کرتا تھا، حالانکہ وہ محض ریڈر کے طور پر کام کر رہا تھا۔ ذرائع کے مطابق اینٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے محمد اسلم کے خلاف "بین لیٹر" بھی جاری کیا جا چکا ہے، تاہم اس کے باوجود اس کے خلاف مؤثر محکمانہ کارروائی نہ ہونا اور ضلعی پولیس کی جانب سے وضاحت نہ دینا پورے معاملے کو مزید مشکوک بنا رہا ہے۔ عوامی حلقوں نے چیف سیکرٹری پنجاب، آئی جی پنجاب اور ڈائریکٹر جنرل اینٹی کرپشن پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ معاملے کی شفاف انکوائری کر کے یہ واضح کیا جائے کہ ایک بلیک لسٹ اور مبینہ غیر حاضر اہلکار کو آخر کس کی سرپرستی حاصل ہے اور اس کے خلاف قواعد کے مطابق کارروائی کیوں نہیں کی جا رہی۔

ستھرا پنجاب پروگرام میں ایک ارب روپے سے زائد بے ضابطگیوں کا انکشاف

اسلام آباد ستھرا پنجاب پروگرام کے تحت فیصل آباد میں صفائی کے انتظامات سے متعلق ایک ارب روپے سے زائد کی مبینہ مالی بے ضابطگیوں کا انکشاف سامنے آیا ہے، جس کے بعد فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی (ایف ڈبلیو ایم سی) کے متعدد افسران اور نجی ٹھیکیداروں کے خلاف تحقیقات جاری ہیں۔ تحقیقات کے مطابق مبینہ طور پر سرکاری ریکارڈ میں صفائی کے آلات، کنٹینرز، ملازمین اور دیگر سہولیات کی تعداد بڑھا چڑھا کر ظاہر کی گئی، جس کے نتیجے میں قومی خزانے کو بھاری نقصان پہنچا۔ اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ (اے سی ای) کی ابتدائی تحقیقات میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ بعض افسران اور کنٹریکٹرز نے مبینہ ملی بھگت سے ڈیجیٹل ریکارڈ اور آپریشنل ڈیٹا میں ردوبدل کیا۔ رپورٹس کے مطابق کاغذات میں 317,2 ویسٹ کنٹینرز ظاہر کیے گئے جبکہ زمینی حقائق میں ان کی تعداد 717,1 پائی گئی۔ اسی طرح 633 مبینہ "گھوسٹ" سینیٹری ورکرز کے نام پر تنخواہوں کی ادائیگی اور ویسٹ انکلوژرز کی تعداد میں بھی فرق سامنے آیا ہے۔ اینٹی کرپشن حکام نے سابق چیف ایگزیکٹو آفیسر سمیت متعدد افسران اور کنٹریکٹرز کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے، جبکہ بعض افراد کی گرفتاریوں کی بھی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ دوسری جانب بعض رپورٹس کے مطابق مزید گرفتاریوں اور کارروائی کے حوالے سے تحقیقات کا عمل جاری ہے۔ صوبائی حکومت کا موقف ہے کہ جدید مانیٹرنگ اور ڈیجیٹل نگرانی کے نظام کے ذریعے بے ضابطگیوں کا سراغ لگا کر معاملہ فوری طور پر اینٹی کرپشن حکام کے سپرد کیا گیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ذمہ دار عناصر کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی اور قومی خزانے کو ہونے والے نقصان کی وصولی کے لیے بھی اقدامات کیے جائیں گے۔

لیاری ایکسپریس وے ری سیٹلمنٹ پراجیکٹ میں مبینہ جعل سازی، نیب کو اہم شواہد حاصل

کراچی کراچی میں لیاری ایکسپریس وے ری سیٹلمنٹ پراجیکٹ میں مبینہ جعل سازی سے متعلق نیب نے جاری انکوائری میں اہم شواہد حاصل کر لیے۔ نیب ذرائع کا کہنا ہے کہ جاری انکوائری انویسٹی گیشن میں تبدیل کر دی گئی ہے اور اگلے مرحلے میں جعل سازی میں ملوث ملزمان کے خلاف ریفرنس دائر کیا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق نیب نے جعل سازی میں ملوث افراد کی تلاش شروع کر دی ہے، کچھ ریئل اسٹیٹ ایجنٹس اور ایل ای آر پی افسران جعل سازی اور دھوکا دہی میں ملوث ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ

ملزمان نے غیر قانونی طور پر تیار کردہ پلاٹس کی فائل فروخت کی ہیں، جعل سازی کا نشانہ بننے والے شہری نیب کراچی سے رابطہ کریں

اسلام آباد

ایف آئی اے کو پولیس تشدد کے خلاف کارروائی کا بڑا اختیار مل گیا، شہری اب براہِ راست شکایت درج کرا سکیں گے

وفاقی تحقیقاتی ادارے کے اینٹی کرپشن سرکل اسلام آباد کو پولیس تشدد اور حراستی ہلاکتوں کے خلاف براہِ راست تحقیقات کا قانونی اختیار سونپ دیا گیا ہے۔ یہ اہم پیش رفت "ٹارچر اینڈ کسٹوڈیل ڈیتھ (پریوینشن اینڈ پنشمنٹ) ایکٹ، 2022" کے تحت عمل میں لائی گئی ہے، جس کے بعد اب شہری پولیس حراست کے دوران ہونے والے کسی بھی قسم کے تشدد یا زیادتی کے خلاف براہِ راست ایف آئی اے سے رجوع کر سکتے ہیں۔ وفاقی حکومت نے پولیس حراست میں تشدد اور غیر قانونی ہلاکتوں کے بڑھتے ہوئے واقعات کے پیش نظر 2022 میں یہ تاریخی قانون منظور کیا تھا، جس کا مقصد حراست میں تشدد کو ایک الگ اور سنجیدہ جرم کے طور پر قائم کرنا ہے۔ اس قانون کے تحت نہ صرف تشدد کرنے والے اہلکاروں کے خلاف سخت سزائیں متعین ہیں بلکہ اعلیٰ افسران کی نگرانی کی ذمہ داری بھی عائد کی گئی ہے تاکہ تھانوں کی چار دیواری میں بنیادی انسانی حقوق کی پامالی نہ ہو۔ اس سے قبل پولیس تشدد کے مقدمات عموماً مقامی پولیس یا عدالتی انکوائریوں تک محدود رہتے تھے، لیکن اب ایف آئی اے کو یہ مینڈیٹ دینے کا براہِ راست فائدہ شہریوں کو ایک غیر جانب دار تفتیشی ادارے کی صورت میں ملے گا۔ اس سے قبل پولیس تشدد کے مقدمات عموماً مقامی پولیس یا عدالتی انکوائریوں تک محدود رہتے تھے۔ ماضی قریب میں ایف آئی اے نے اس حوالے سے متعدد موثر

کارروائیاں کی ہیں، جولائی 2025 میں ایف آئی اے کے اینٹی کرپشن سرکل اسلام آباد نے تھانہ ترنول کے ایس ایچ او اور دیگر اہلکاروں کے خلاف ایک ملزم نعمان خان کی حراستی موت پر باقاعدہ مقدمہ درج کیا تھا، اس کیس میں یہ انکشاف ہوا تھا کہ پولیس اہلکاروں نے ملزم کو غیر قانونی طور پر حراست میں رکھ کر رات کے وقت تشدد کا نشانہ بنایا جو بعد میں ہلاک ہو گیا، جس پر ایف آئی اے نے قتل اور غیر قانونی حراست سمیت سنگین دفعات کے تحت کارروائی کی تھی۔ ترجمان وفاقی تحقیقاتی ادارہ کے مطابق، پولیس تشدد کا شکار بننے والے افراد یا حراستی ہلاکتوں کے متاثرین کے لواحقین اب بذاتِ خود یا اپنے وکیل کے ذریعے ایف آئی اے میں براہِ راست درخواست جمع کروا سکتے ہیں۔ اسلام آباد اور اسکے قرب و جوار کے شہری اپنی شکایات کے اندراج اور فوری کارروائی کے لیے ایف آئی اے اسلام آباد زون، رمنا بلڈنگ، جی 6-، میلوڈی مارکیٹ، اسلام آباد کے دفتری پتے یا ایس ایچ او ایف آئی اے (اینٹی کرپشن سرکل) کے نمبر 03317474742 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ دیگر علاقوں کے شہری اپنے اپنے ایف آئی آے زونل یا سرکل آفس سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ ایف آئی اے حکام کا کہنا ہے کہ کسی بھی شہری کے بنیادی حقوق کے تحفظ اور حراستی تشدد کے کلچر کے خاتمے کے لیے قانون کے مطابق سخت ترین کارروائی کو یقینی بنایا جائے گا، اس اقدام کو انسانی حقوق کی تنظیموں اور قانونی حلقوں میں خوش آئند قرار دیا جا رہا ہے کیونکہ اس سے قانون نافذ کرنے والے اداروں میں جوابدہی کا رجحان فروغ پائے گا۔

کراچی

کراچی کی سڑکوں پر لاقانونیت کا راج، بغیر نمبر پلیٹ موٹر سائیکلیں شہریوں کیلئے خطرہ بن گئیں

شہر قائد کی سڑکوں پر ٹریفک قوانین کی کھلم کھلا خلاف ورزیاں معمول بن چکی ہیں جبکہ ہزاروں موٹر سائیکلیں بغیر نمبر پلیٹ کے شہر بھر میں آزادانہ گھوم رہی ہیں۔ حیران کن امر یہ ہے کہ ٹریفک پولیس اور متعلقہ ادارے ان غیر قانونی گاڑیوں کے خلاف مؤثر کارروائی کرنے میں مکمل طور پر ناکام دکھائی دیتے ہیں۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ بغیر نمبر پلیٹ موٹر سائیکلیں نہ صرف ٹریفک قوانین کی سنگین خلاف ورزی کر رہی ہیں بلکہ اس قسم کی گاڑیاں جرائم کی وارداتوں میں بھی استعمال ہونے کا خدشہ بڑھا رہی ہیں۔ ڈکیتی، اسٹریٹ کرائم اور دیگر وارداتوں کے بعد ملزمان اکثر بغیر نمبر پلیٹ موٹر سائیکلوں پر فرار ہو جاتے ہیں، جس کے باعث انہیں ٹریس کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔ جدید کیمروں اور سیف سٹی نگرانی کے نظام بھی ایسی موٹر سائیکلوں کی شناخت میں ناکام رہتے ہیں۔ شہر کی مختلف شاہراہوں پر بغیر نمبر پلیٹ موٹر سائیکل سواروں کو ون ویلنگ، سگنل توڑنے، تیز رفتاری اور خطرناک ڈرائیونگ کرتے ہوئے روزانہ دیکھا جا سکتا ہے، جس کے نتیجے میں حادثات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ شہری حلقوں کا کہنا ہے کہ ٹریفک پولیس کی جانب سے وقتاً فوقتاً بغیر نمبر

پلیٹ گاڑیوں کے خلاف مہمات اور بلند بانگ دعوے تو سامنے آتے ہیں، لیکن زمینی حقائق اس کے برعکس ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر شہر میں جگہ جگہ پولیس چیک پوسٹس اور ٹریفک اہلکار موجود ہیں تو پھر ہزاروں غیر قانونی موٹر سائیکلیں سڑکوں پر کیسے دندناتی پھر رہی ہیں؟ کیا یہ اداروں کی نااہلی ہے یا پھر قانون نافذ کرنے والے ادارے اس مسئلے کو سنجیدگی سے لینے کیلئے تیار نہیں؟ شہریوں نے حکومت سندھ، کراچی ٹریفک پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ بغیر نمبر پلیٹ موٹر سائیکلوں کے خلاف فوری اور بلاامتیاز کریک ڈاؤن کیا جائے، تاکہ شہر میں بڑھتے ہوئے جرائم اور ٹریفک حادثات پر قابو پایا جا سکے۔

گوجرانوالہ

گوجرانوالہ بار ایسوسی ایشن کے عہدیدار پر ٹریفک ڈی ایس پی کو دھمکیاں دینے کا مقدمہ درج

پولیس نے گوجرانوالہ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے جنرل سیکریٹری حق نواز ہنجرا اور تین دیگر افراد کے خلاف ٹریفک ڈی ایس پی کو دھمکیاں دینے اور پولیس گاڑی کے شیشے توڑنے کا مقدمہ درج کر لیا ہے۔ یہ مقدمہ گوجرانوالہ سیٹلائٹ پولیس میں ٹریفک ڈی ایس پی زیشن احمد کی رپورٹ پر درج کیا گیا۔ دوسری طرف قانونی برادری نے گوجرانوالہ ڈویژن میں آج پیر کو اس اقدام کے خلاف ہڑتال کا اعلان کر دیا ہے اور ڈی بی اے دفتر دار کے خلاف درج مقدمہ کو بے بنیاد اور من گھڑت قرار دیا ہے۔ اپنی شکایت میں ڈی ایس پی نے الزام عائد کیا کہ وہ 6 مئی کی شام سیٹلائٹ ٹاؤن کے دستگیر چوک کے قریب ڈیوٹی پر تھے کہ ٹریفک اہلکاروں نے جعلی نمبر

پلیٹ لگانے پر ایک کار کو روکنے کا اشارہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈرائیور نے مشکل سے گاڑی روکی اور جب اسے خلاف ورزی بتائی گئی تو وہ گالیاں اور دھمکیاں دینے لگا، اہلکاروں کے ساتھ بدسلوکی کی اور ڈی ایس پی کے چہرے پر 5 ہزار روپے کا نوٹ پھینک دیا۔ ڈی ایس پی نے مزید الزام عائد کیا کہ جب وہ اپنی سرکاری گاڑی میں بیٹھے تھے تو ڈرائیور نے کسی کو فون کیا۔ اس دوران ایک شخص جو بعد میں حق نواز ہنجرا کے نام سے شناخت ہوا، دو نامعلوم افراد کے ہمراہ وہاں پہنچ گیا اور انہیں دھمکیاں دینے لگا۔ انہوں نے گاڑی کا شیشہ بھی توڑ دیا۔ دوسری طرف گوجرانوالہ بار ایسوسی ایشن نے ایف آئی آر کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور ایک سینئر وکیل کے ساتھ بدسلوکی کرنے پر ڈی ایس پی کی فوری تبادلے کا مطالبہ کیا ہے۔

چشتیاں

چشتیاں میں ڈاکٹر کا نوجوان پہ مبینہ تشدد

چشتیاں پولیس سیاسی دباؤ کی وجہ سے واقعہ کے مرکزی ملزم ڈاکٹر حمزہ کو ایف آئی آر میں نامزد کرنے سے لیت و لعل سے کام لے رہی ہے

مختیار احمد نے میڈیا کو بتایا کہ 2026/4/21 کو انکا بیٹا حسیب علی گھر کے کام سے بازار جا رہا تھا کہ اچانک ریلوے لا ?ن کے قریب اسکو 6.5 لوگوں نے روک کر ڈنڈے اور سوٹوں سے بری طرح مارا ملزمان دو سے تین موٹر سائیکل پر سوار تھے۔ اس دوران حسیب علی نے اپنی جان بچانے کی خاطر شور مچانا شروع کر دیا تاہم کچھ لوگوں نے حسیب علی کی آواز کو سنتے ہوئے موقع پر پہنچ کر حسیب علی کی جان بچائی حسیب کو جسم کے مختلف حصوں پر چوٹیں آئیں جو کہ حسیب علی برداشت نہ کر سکا اور موقع پر ہی بیہوش ہو گیا۔ کہا جا رہا ھے کہ سارا معاملہ مبینہ طور پر شاہد میموریل ہاسپٹل کے مالک

ڈاکٹر حمزہ کے کہنے پر کرائے کے غنڈوں نے کیا ہے۔ جسکا اقرار اسماعیل نامی لڑکے نے دوران تفتیش یوسف اے ایس آئی کے روبرو ایک وڈیو بیان میں کیا۔ جبکہ سیاسی دباو کی وجہ سے اس سارے وقوعہ کے مین کردار ڈاکٹر حمزہ کو ابھی تک گرفتار نہیں کیا گیا۔ جس نے آزادانہ غنڈے پال رکھے ہیں۔ جو ڈاکٹر صاحب کے کہنے پر کسی کو بھی جان سے مار سکتے ھیں۔ اس واقعہ میں زخمی ھونے والے مضروب حسیب اور انکے لواحقین نے وزیر اعلی مریم نواز شریف صاحبہ۔ اور آئی جی پنجاب، ڈی پی او بہاولنگر اور ڈی ایس پی چشتیاں سے مطالبہ کیا ھے کہ اس کیس کی انکوائری صاف اور شفاف طریقے سے کروا کر ملزمان کو قانون کے مطابق سزا دی جائے۔

چشتیاں

چشتیاں: وراثتی پلاٹ پر مبینہ قبضہ، ریٹائرڈ پولیس افسر کا سیاسی شخصیت کے بھائی پر الزام

تحصیل چشتیاں کے رہائشی ریٹائرڈ پولیس سب انسپکٹر محمد اسلم نے الزام عائد کیا ہے کہ ضلع بہاولنگر سے مسلم لیگ (ن) کے رکن قومی اسمبلی کے بھائی امان الحق باجوہ نے ان کے وراثتی رہائشی پلاٹ پر مبینہ طور پر جعلی رجسٹری کے ذریعے قبضہ کر لیا ہے۔ محمد اسلم نے ایک ویڈیو بیان میں دعویٰ کیا کہ مذکورہ پلاٹ انہیں اپنے آباؤ اجداد سے وراثت میں ملا، تاہم ملزمان نے سیاسی اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے مقامی ریونیو عملے سے مبینہ ملی بھگت کے ذریعے نہ صرف اپنے حصے سے زائد زمین اپنے نام کروالی بلکہ باقی حصے پر بھی قبضہ جما لیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس معاملے پر انہوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر قائم ڈسٹرکٹ ریزولیوشن کمیٹی بہاولنگر سے رجوع کیا، جہاں مبینہ طور پر تحقیقات کے بعد ان کے مؤقف کی تصدیق کی گئی۔ تاہم اس کے باوجود مسئلہ حل نہیں ہو سکا۔ محمد اسلم نے مزید

الزام لگایا کہ انہیں مبینہ طور پر دھمکیاں بھی دی جا رہی ہیں کہ وہ اس معاملے کو مزید نہ اٹھائیں۔ انہوں نے متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ انہیں تحفظ فراہم کیا جائے اور انصاف یقینی بنایا جائے۔ حالیہ دیگر مبینہ قبضہ کیسز سے بھی اسی گروپ کا نام جوڑا جا رہا ہے، تاہم ان دعووں کی آزادانہ تصدیق نہیں ہو سکی۔ دوسری جانب نمائندہ مقامی حکومت کی جانب سے امان الحق باجوہ کا مؤقف جاننے کے لیے رابطہ کیا گیا، تاہم خبر فائل ہونے تک ان کی جانب سے کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔ مقامی ذرائع کے مطابق شہر میں حالیہ دیگر مبینہ قبضہ کیسز سے بھی اسی گروپ کا نام جوڑا جا رہا ہے، تاہم ان دعووں کی آزادانہ تصدیق نہیں ہو سکی۔ شہری حلقوں نے حکومت اور متعلقہ اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ معاملے کی شفاف تحقیقات کر کے ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے تاکہ سرکاری و نجی املاک کے تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے۔

چشتیاں

روفیسر صغیر تبسم کو''وارث شاہ قومی ادبی ایوارڈ'' ملنا ضلع بہاولنگر کیلئے باعث افتخار ہے: ڈاکٹر رفاقت علی باجوہ

ڈائریکٹر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولنگر کیمپس ڈاکٹر رفاقت علی باجوہ نے کہا ہے کہ ضلع بہاول نگر کیعالمی شہرت یافتہ پنجابی شاعر پروفیسر صغیر تبسم اپنی شہرہ آفاق کتاب اردو بولن والئے کڑئے میں ہزاروں سال پرانی پنجابی تہذیبی روایت کو ایک طویل نظم میں محفوظ بنانے کا کارنامہ سرانجام دیا ہے اور اس پنجابی نظم کو پنجابی زبان کی پانچ ہزار سالہ تہذیبی داستان کی بنا پر کبھی فراموش نہیں کیا جاسکے گا جبکہ پروفیسر صغیر تبسم کو اکادمی ادبیات کی جانب سے''وارث شاہ قومی ادبی ایوارڈ'' کا ملنا بلاشبہ پورے ضلع کے لیے باعث افتخار ہے۔ انہوں نے اسلامیہ یونی ورسٹی بہاول نگر کیمپس کے نیو سیمینار ہال میں پروفیسر صغیر تبسم کے اعزاز میں منعقدہ تہنیتی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مزید کہا کہ پروفیسر صغیر تبسم ملک کے وہ شاعر ہیں جن کے کلام کی گونج پاکستان کے پنجاب کے علاوہ انڈین پنجاب میں بھی گونج رہی ہے۔ انھوں نے پنجابی لوک گیت، آزاد نظم اور غزل کے ذریعے پنجابی ادب کی گرانقدر خدمات انجام دینے کا فریضہ انجام دیا ہے اور اُن کی شہرہ آفاق نظم ''اردو بولن والیے کڑیے، توں کی جانے'' اپنے کرافٹ، موضوع اور صنف کے حوالیے انتہائی منفرد مانی جاتی ہے جو اب کتابی شکل میں بھی شائع ہوگئی ہے۔ پروفیسر صغیر تبسم کی اسی کتاب پر انھیں ''وارث شاہ قومی ادبی ایوارڈ'' سے نوازا گیا۔ تقریب میں ضلع بھر سے بڑی تعداد میں اہلِ فن اور اہلِ فکر و دانش نے شرکت کی۔ تقریب میں ایڈیشنل ڈائریکٹر وقاص بن طارق، ڈاکٹر اسرار احمد، جناب پروفیسر احمد خان، ڈاکٹر خاور وحید، فاروق ندیم اور ڈاکٹر ناصر کاظمی شامل تھے۔ فاروق ندیم اور پروفیسر احمد خان نے صغیر تبسم کے فن کو سراہا اور اُن کی نگارشات کے مختلف امکانات اور فکری گوشوں کو زیرِ بحث لائے۔ شعبہ اردو و اقبالیات کے زیرِ اہتمام منعقدہ اس سیمینار کے آخر میں ڈائریکٹر کیمپس نے پروفیسر صغیر تبسم کو اُن کی اس کامیابی پر ایک یادگاری شیلڈ پیش کی اور جملہ مہمانوں کی تشریف آوری پر اُن کا شکریہ ادا کی۔

لاہور

پنجاب میں آبادی کے مؤثر انتظام اور خاندانی بہبود کیلئے پارلیمنٹیرینز واسٹیک ہولڈرز کا مشاورتی ورکشاپ

محکمہ صحت و آبادی پنجاب کے ڈائریکٹوریٹ جنرل پاپولیشن ویلفیئر کے زیر اہتمام لاہور کے ایک مقامی ہوٹل میں "پارلیمنٹیرینز، وزراء، ترقیاتی شراکت داروں اور اہم اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ ایڈووکیسی ورکشاپ" کا انعقاد کیا گیا، جس کا مقصد پنجاب میں آبادی کے مؤثر انتظام، متوازن خاندانی نظام اور ماں و بچے کی بہتر صحت کے فروغ کیلئے مشترکہ حکمت عملی کو مضبوط بنانا تھا۔ ورکشاپ میں اراکین اسمبلی، ترقیاتی اداروں کے نمائندگان، صحت و آبادی کے شعبوں کے افسران، میڈیا، سول سوسائٹی اور دیگر شراکت داروں نے شرکت کی۔ شرکاء نے بڑھتی ہوئی آبادی سے متعلق چیلنجز، خاندانی بہبود، اور پائیدار ترقی کیلئے مؤثر پالیسی سازی اور آگاہی مہمات پر تبادلہ خیال کیا۔ تقریب میں صوبائی وزیر صحت و آبادی پنجاب خواجہ عمران نذیر، وزیر اعلیٰ پنجاب کی کوآرڈینیٹر برائے آبادی ڈاکٹر سائرہ افضل تارڑ، سیکرٹری صحت و آبادی پنجاب نادیہ ثاقب سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات شریک ہوئیں۔ ورکشا اداروں، منتخب نمائندوں، میڈیا اور سول سوسائٹی کے ساتھ مل کر مؤثر اقدامات کر رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مثبت سماجی رویوں کی تشکیل اور ذمہ دارانہ خاندانی طرز زندگی کے فروغ کیلئے مشترکہ کاوشیں ضروری ہیں۔ ڈاکٹر سائرہ افضل تارڑ نے کہا کہ خاندانی منصوبہ بندی، زچہ و بچہ کی صحت اور عوامی شعور بیدار کرنے کیلئے مؤثر آگاہی مہمات وقت کی اہم ضرورت ہیں۔ انہوں نے پارلیمنٹیرینز اور شراکت داروں کی شرکت کو خوش آئند قرار دیا۔ سیکرٹری صحت و آبادی پنجاب نادیہ ثاقب نے کہا کہ محکمہ صحت و آبادی خصوصاً پسماندہ علاقوں میں تولیدی صحت کی سہولیات کی فراہمی، سروس ڈیلیوری میں بہتری اور عوامی رسائی بڑھانے کیلئے عملی اقدامات کر رہا ہے۔ ورکشاپ کے اختتام پر شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ آبادی کے متوازن انتظام، صحت مند خاندانوں کے فروغ اور ماں و بچے کی بہتر صحت کیلئے مشترکہ آگاہی، پالیسی تعاون اور عملی اپ سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی صحت، تعلیم، معیشت، ماحولیات اور مجموعی سماجی ترقی کیلئے ایک بڑا چیلنج بن چکی ہے۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ خاندانی منصوبہ بندی، بچوں کی پیدائش میں مناسب وقفہ اور تولیدی صحت کی معیاری سہولیات تک رسائی ماں اور بچے کی صحت بہتر بنانے اور معاشی استحکام کیلئے ناگزیر ہیں۔ صوبائی وزیر خواجہ عمران نذیر نے کہا کہ پنجاب حکومت آبادی کے مسائل سے نمٹنے کیلئے تمام متعلقہ اقدامات جاری رکھے جائیں گے۔